عبرت انگیز اَقوال وارشادات پر مشتمل مدنی گلدستہ

آئینۂ عبرت

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائینگے:

SC1286

عبرت انگیز اقوال وارشادات پر مشتمل مدنی گلدستہ

آئینۂ عبرت

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : آئینہ عبرت

مؤلف : شیخ الحدیث عبدالمصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیش کش : شعبۂ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : ۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8 جولائی 2008ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''ہوا ایمان پر خاتمہ یا الٰہی'' کے بیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''20 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵، داراحیاء التراث العربی بیروت)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا۔) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا ﴿12﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿14﴾ کتاب مکمل پڑھنے کے لیے بہ نیتِ حصولِ علمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس

حدیثِ پاک " تَهَادَوْا تَحَابُّوْا " ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی" (مؤطا امام مالك ، ج ٢،ص ٤٠٧ ، رقم: ١٧٣١ ،دارالمعرفة بيروت) پرعمل کی نیت سے (ایک یاحسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿17﴾ جن کو دوں گا حتّی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 26) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجیے ﴿18﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿19﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ " فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ " ترجمہ کنزالایمان: "تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔" (پ ١٤، النحل: ٤٣) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا ﴿20﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔ (ناشرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان **"نیّت کا پھل"** اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** اور **پمفلٹ** **مكتبة المدينه** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحۡسَانِہٖ وَبِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن** و**سنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ **علمِ شریعت** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے **متعدد مجالس** کا قیامِ عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی کے علماء ومفتیانِ کرام** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کُتبِ اعلیٰ حضرت **﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتب**

﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتب **﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کتب**

﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتب **﴿6﴾ شعبۂ تخریج**

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحی

بِدعت، عالمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** عَـلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام **اسلامی بھائی** اور **اسلامی بہنیں** اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی **مدنی کام** میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور **مجلس** کی طرف سے شائع ہونے والی **کُتُب** کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام **مجالس** بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں **ترقّی** عطا فرمائے اور ہمارے ہر **عملِ خیر** کو **زیورِ اخلاص** سے آراستہ فرما کر **دونوں جہاں کی بھلائی** کا سبب بنائے۔ ہمیں **زیرِ گنبدِ خضرا شہادت**، **جنّت البقیع** میں **مدفن** اور **جنّت الفردوس** میں **جگہ** نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اس جہانِ فانی میں کسی کو ثبات نہیں، پھر بھی غافل لوگ فانی دنیا کی آسائشوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال وفنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے ناآشنا، لذّاتِ دنیا میں بدمست ہیں۔ اس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابلد، پُختہ وعمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زَیب اشیاء سے مُزَیّن کرنے میں مصروف ہیں۔ قَبْر کے اندھیروں اوراس کی وَحْشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قِندیلوں اور قُمْقُموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول، اَہل وعِیال کی عارِضی اُنْسِیّت، دوستوں کی وقتی مُصَاحَبت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے ہیں۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجے گا، موت کی آندھی چلے گی اور دنیا میں تادیر رہنے کی ساری اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ جائیں گی، مُسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت ویران کردے گی اوران کے مکینوں کو روشنیوں سے جگمگاتے قُصُور سے گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقِل کردے گی۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا　　اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا　　پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مگر افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کی نَیرنگیاں دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافل ہو جائے۔ واقعی جو دُنیوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قَبْر وحَشْر کو بھول جائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے بچنے کے لیے ہمیں ہمارا پروَرْدگار عَزَّ وَجَلَّ خود تَنْبِیہ فرما رہا ہے۔ چُنانچِہ پارہ ۲۲ سُورۃُ الفاطِر کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بیشک اللہ کا
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٭ قفة	وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا
وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب
(پ ۲۲، الفاطر: ۵)	نہ دے وہ بڑا فریبی (یعنی شیطان)۔

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں آکر ہم سخت آزمائش میں مبتلا ہو گئے۔ ہماری آمد کا مقصد کچھ اور تھا مگر شاید ہم کچھ اور سمجھ بیٹھے۔ ہمارا اندازِ زندگی یہ بتا رہا ہے کہ معاذ اللہ گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں کیونکہ اگر موت ہمارے پیشِ نظر ہوتی تو ہم ہرگز غفلت میں نہ ہوتے۔ حدیث پاک میں ہے: ''لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔'' (سنن الترمذی، کتاب الزھد، الحدیث ۲۳۱۴، ج ۴، ص ۱۳۸) ظاہر ہے جب انسان ہر وقت اس تصور کو اپنے ذہن میں رکھے گا کہ ''مجھے ایک دن اس دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے'' تو اس کی امیدیں بھی کم ہوں گی، حرص وطمع بھی نہیں ہوگی، الغرض وہ دنیا کی رنگینیوں میں منہمک رہنے

کے بجائے اللہ عزوجل کی رضا ہی کو پیش نظر رکھے گا اور مقصد حیات کو پانے کے لیے کوشاں رہے گا۔ زیرِ نظر کتاب ''آئینۂ عبرت'' موت کی یاد دلانے، غفلت سے بیدار کرنے، گناہوں سے نفرت دلانے، اور نیکیوں پر ابھارنے میں نہایت ہی ممد ومعاون ہے۔ کتاب کی اسی افادیت کے پیش نظر دعوت اسلامی کی مجلس ''المدینة العلمیة'' اس کتاب کو جدید انداز میں شائع کر رہی ہے جس میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

❁ کتاب کی نئی کمپوزنگ، جس میں رموزِ اوقاف کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

❁ احتیاط کے ساتھ مکرر پروف ریڈنگ تاکہ اغلاط کا امکان کم ہو۔

❁ حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج۔

❁ عربی وفارسی عبارات کی تطبیق وتصحیح۔

❁ اور آخر میں ماخذ ومراجع کی فہرست مصنفین ومؤلفین کے ناموں، ان کے سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔۔

اس کتاب کو حتی المقدور احسن انداز میں پیش کرنے کے لیے درج بالا امور کو سرانجام دینے میں مجلس ''المدینة العلمیة'' کے علمانے جو محنت وکوشش کی ہے اللہ عزوجل اسے قبول فرمائے اور انہیں بہترین جزا عطا فرمائے، ان کے علم وعمل میں برکتیں دے اور دعوت اسلامی کی مجلس ''المدینة العلمیة'' اور دیگر تمام مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

شعبۂ تخریج مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

سببِ تالیف

شعبان ۱۴۰۵ھ کو دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا ضلع بستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی وختم بخاری شریف کے لئے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دار العلوم کی مسجد ''تنویرالمساجد'' کے سنگ بنیاد کی تقریب ہورہی تھی، بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب کچھوچھوی مدظلہ العالی مجھ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہوچکی؟ میں نے عرض کیا: کہ چوبیسویں تالیف ''سامان آخرت'' مکمل کرچکا ہوں۔ یہ سن کر حضرت موصوف الصدر نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی سہی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہوجائیں چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری پشت میں کاربنکل (گوشت خور پھوڑا) نکلا ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا چنانچہ شوال میں جب براؤں شریف حاضر ہوگیا تو اس کتاب کی تدوین شروع کردی جو بحمدہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہوگئی۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند معتبر کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کردیا ہے جو بہت ہی اثر انگیز وعبرت خیز ہیں۔

﴿۱﴾ بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ ﴿۲﴾ جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟ ﴿۳﴾ اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ ﴿٤﴾ اموات کے لئے کس نے کیا خواب دیکھا؟ ﴿۵﴾ غلبہ

خوفِ الٰہی میں کس نے کیا کہا؟﴿۶﴾ قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟﴿۷﴾ قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟﴿۸﴾ اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟﴿۹﴾ حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا؟﴿۱۰﴾ جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا؟

یہ کتاب گو بہت مختصر ہے لیکن بحمدہ تعالیٰ امید قوی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت ہی گداز، نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس لئے اس مجموعے کو بعونہ تعالیٰ ''آئینۂ عبرت'' کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں نذر کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرمائے اور مجھ گنہگار اور میرے والدین و اعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لئے اساتذہ کرام، مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرۂ آخرت و وسیلۂ مغفرت بنائے۔

اٰمین برحمته وهو ارحم الراحمين وما ذٰلك على اللّٰه بعزيز۔ وهو حسبى ونعم الوكيل وصلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه محمد واله و اصحابه اجمعين الى يوم الدين والحمد للّٰه ربّ العالمين۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
ساکن گھوسی، ضلع اعظم گڑھ
یکم محرم ۱۴۰۶ھ براؤں شریف

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

﴿۱﴾ بوقت وفات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا وقار واعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقادات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبرتوں کا نشان اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے، اس لیے ہم یہاں چند ناموروں کے آخری کلام کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری وفات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر بار بار غشی طاری ہوجاتی۔ یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدتِ غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ واکرب اباہ ہائے رے میرے والد کی بے چینی، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہوگا۔(1)

(بخاری ج ۲ ص ۶۴۱ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ووفاتہ،الحدیث:۴۴۹۲،ج۳،ص ۱۶۰

اپنے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور بار بار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھتے رہے کہ

مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ [1] یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے

اور کبھی یہ فرماتے کہ اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی خداوندا! بڑے رفیق میں اور لا اِلٰہ الا اللّٰہ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔[2] (بخاری ج ۲ ص ۶۴۰)

مسواک سے محبت

وفات اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دستِ اقدس میں دے دی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک فرمائی۔ سہ پہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھراہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ نماز اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو۔[3] (مشکوٰۃ ص ۲۹۱)

پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ انور پر

---

1 ......پ ٥، النساء: ٦٩

2 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ووفاتہ، الحدیث: ٤٤٣٥، ٤٤٤٩، ج٣، ص ١٥٣، ١٥٧، ملخصًا

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ٤٤٤٩، ج٣، ص ١٥٧۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، باب مایؤثر...الخ، ج٧، ص ٢٠٥، ملتقطاً

ملتے اور کلمہ پڑھتے اور چادر مبارک کو کبھی منہ پر ڈالتے کبھی ہٹا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ بل الرفیق الاعلی (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ نیچے تشریف لے آئے اور جسم مقدس حالت سکون میں آ گیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس عالم قدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جو زبانِ اقدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیق الاعلیٰ.[1]

(بخاری ج ۲ ص ٦٤١)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیّدنا مُحمد وَّعَلیٰ اٰلِ سیّدنا مُحَمَّد وَّبَارِك وَسَلِّم

﴿۲﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے تو میں نے روتے ہوئے کہا کہ ہائے میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سنکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوش میں آ گئے اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دوشنبہ (پیر) کے دن۔ پوچھا آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا کہ دوشنبہ ہے تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہوگی۔ پھر فرمایا کہ بیٹی میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے

---

[1]......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ووفاتہ، الحدیث: ٤٤٣٨، ٤٤٤٩، ج٣، ص ١٥٤، ١٥٧، ملخصًا

اس میں زعفران کے کچھ داغ دھبے ہیں۔اس کو دھولینا اور دوسرے دو کپڑے اَور ملا کر انھیں تین کپڑوں کو میرا کفن بنانا تو میں نے کہا یہ تو پُرانا کپڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نیا کپڑا تو زندوں کا حق ہے، کفن تو مردہ کے گلنے، سڑنے اور پیپ کے لیے ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ کو غسل دیں اور میرے فرزند عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے یہ منظور نہیں کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا میرے ننگے بدن کو دیکھے۔[1] (ازالۃ الخفاء ج۲ ص۴۲)

بوقت وصال قرآن تھا زباں پر

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِتنے سخت مزاج آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا عزوجل کو کیا جواب دیں گے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خداوند تعالیٰ سے یہی کہہ دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر ایک بہترین شخص کو خلیفہ بنادیا۔پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سامنے بلا کر کچھ وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کو تلاوت فرما رہے تھے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ○[2] اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ وہی ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پارہ ۲۶، سورہ ق آیت ۱۹)

---

[1] ......ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، اما مآثر جمیلۂ صدیق اکبر، ج۳، ص۱۵۳

[2] ......ترجمہ کنز الایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔(پ۲۶، ق:۱۹)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ منگل کی رات میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ترسٹھ سال تھی۔(1)

(تاریخ الخلفاء ص ۶۰)

جب لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر حجرۂ منورہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا کہ السلام علیك یا رسول اللّٰه هذا ابو بکر یہ عرض کرتے ہی حجرۂ مقدسہ کا بند دروازہ ایک دم خود بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبرِ انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ ادخلوا الحبیب اِلی الحبیب یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کردو۔(2) (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۸)

﴿۳﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ فجر پڑھانے کے لیے مصلّٰی پر کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی کہ بالکل اچانک فیروز ابولولو مجوسی نے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھتا تھا، صف سے نکل کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکم میں خنجر مارا اور بھاگتے ہوئے تیرہ دوسرے نمازیوں کو بھی خنجر مار دیا جن میں سے نو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک نمازی نے ابولولو مجوسی کو پکڑ لیا تو اس نے اپنے کو بھی خنجر مار کر خودکشی کر لی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصلّٰی پر جا کر مختصر طور پر نماز پڑھائی۔ زخمی ہونے پر حضرت عمر رضی

---

1 ...... تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، فصل ابو بکر صدیق...الخ، ص ٦٥

2 ...... التفسیر الکبیر، سورۃ الکھف: ٩-١٢، ج٧، ص ٤٣٣

اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ابولولو مجوسی۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ الحمد للّٰہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل مسلم خداعزوجل کے لئے حمد ہے کہ اس نے میری موت کسی مردِ مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بنائی۔ پھر لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شکم سے باہر نکل پڑا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کر دیں کیونکہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح وثنا کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُن کر فرمایا کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میرا دورِ خلافت برابر سرابر ہو جائے۔ نہ اس کا مجھے کوئی ثواب ملے نہ کوئی مواخذہ ہو۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضۂ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے تو وہ رو رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا مگر آج میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس ہو کر اجازت کی خوشخبری سنائی تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوش ہو کر فرمایا کہ الحمدُ للّٰہِ ما کان شیء اھم من ذٰلك خداعزوجل کے لیے حمد ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز میرے لیے اہم نہ تھی۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ اجازت طلب کرنا اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا ورنہ تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے اُن چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے، اور وہ چھ آدمی یہ ہیں:

﴿۱﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿۲﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿۳﴾ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿٤﴾ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿۵﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿٦﴾ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان میں سے اس کو جس پر مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنا لیا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا بیٹا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور عمل دخل نہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ مہاجرین اولین کے اعزاز و اکرام کا خاص طور پر خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرتا رہے اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور دیہاتیوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اور ذمیوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ تعریفی کلمات بھی فرمائے۔ پھر فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ چہارشنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی اور یکم محرم کو مدفون ہوئے۔[1] (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(احیاء العلوم ج۴ ص ۴۰۶ و ازالۃ الخفاء ج۲ ص ۴۱۹ و ص ۴۲۰ و بخاری ج۱ ص ۵۲۴ وغیرہ)

﴿۴﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب مصر کے باغیوں نے مکان کے پیچھے سے مکان کے اندر داخل ہو کر رات کو تلاوت کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تو حضرت ضبّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دیکھا کہ خون کی دھار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس داڑھی پر بہہ رہی ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پڑھ رہے ہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلا اَنتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِین اَللّٰھُم اِنی اَسْتَعْدِیْکَ عَلَیْھِمْ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ وَاَسْئَلُکَ الصَّبْرَ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتَنِیْ اے اللہ! عزوجل کوئی معبود نہیں مگر تو ہی، تو پاک ہے، بے شک میں گنہگاروں میں سے ہوں اے اللہ! عزوجل میں ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے انتقام کا طلبگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور جس بلا میں تو نے مجھے مبتلا فرما دیا ہے اس پر صبر کا میں تجھی سے سُوال کرتا ہوں۔ اِس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے قبرستان جنة البقیع میں مدفون ہوئے۔ بوقتِ شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف اسّی یا بیاسی

---

1 ...... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الرابع فی وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین من بعده، ج٥، ص٢٢٦۔٢٢٨ وغیره

برس کی تھی۔ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی۔[1]

(اکمال فی اسماء الرجال ص۶۰۲ واحیاء العلوم ج۴ ص ۴۰۷)

﴿۵﴾ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر تلوار ماری اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس پیشانی اور چہرۂ انور پر شدید زخم لگا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ فُزْتُ بِربِّ الکعبة کعبہ کے رب کی قسم! میں تو کامیاب ہوگیا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادوں کو جمع کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا کوئی دوسرا لفظ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس عالمِ قدس کو روانہ ہوگئی۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون)[2]

بوقتِ شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ترسٹھ سال کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادگان نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا اور بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین من بعدہ، ج۵، ص۲۲۹

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاة رسول اللہ...الخ، ج۵، ص۲۲۹

جمعہ کی رات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہوئے اور دو دن زندہ رہ کر جامِ شہادت سے سیراب ہوگئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان شب یک شنبہ (اتوار) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔[1] واللہ تعالیٰ اعلم

(اکمال فی اسماء الرجال ص۶۰۳ و احیاء العلوم ج۴ ص۴۰۷ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

﴿۶﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بوقتِ جانکنی بہت بے صبری و بے قراری ظاہر ہوئی تو حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر گھبرا کیوں رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت حمزہ و حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "اے میرے بھائی! میں اِس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہو رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا، اور میں اِس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔" یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے اور ۵ ربیع الاول ۴۹ھ کو آپ نے وفات پائی۔[2] (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص۱۳۱)

﴿۷﴾ حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کربلا میں اپنی شہادت سے تھوڑی دیر پہلے اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے مجمع میں ایک خطبہ پڑھا جس میں حمد وصلوۃ کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ

---

1 ......تاریخ الخلفاء، فصل فی مبایعة علی رضی الله عنه بالخلافة...الخ،ص۱۳۹

2 ......تاریخ الخلفاء ،ریحانة الرسول حسن بن علی رضی الله عنه، ص۱۵۲-۱۵۳

قَـدنَـزل من الامرِ مَاترون وانَّ الدنیا قد تغیرت وتنکرت وادبر معروفھا وانشمرت حتی لم یبق منھا الا کصبابة الاناء ألاحسبی من عیش کالمرعی الوبیل الا ترون الحق لایعمل بہ والباطل لایتناھی عنہ لیرغب المؤمن فی لقاء اللّٰہ تعالیٰ وانی لااری الموت الاسعادة والحیاة مع الظالمین الاجرما۔ یقیناً مجھ پروہ معاملہ اُتر پڑا ہے جس کو تم لوگ دیکھ رہے ہو، بلاشبہ دنیا بدل گئی اور اجنبی ہوگئی۔ دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھیر لی۔ اور دنیا کپڑے سمیٹ کر بھاگ نکلی اور دنیا نہیں باقی رہ گئی مگر اتنی ہی جیسے کہ برتن میں تھوڑا سا بچا ہوا پانی، بس میری زندگی کا ساز وسامان مضر چراگاہ جیسا رہ گیا ہے کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا اور باطل سے باز نہیں آرہے ہیں لہذا اب ہر مومن کو خدا عزوجل سے ملاقات کی رغبت ہونی چاہیے اور میں تو موت کو بہت بڑی سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑا جرم سمجھتا ہوں۔

اس خطبہ کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوگئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے ہوئے ۱۰ محرم ۶۱ھ کو کربلا میں جام شہادت نوش فرمالیا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۰۸)

﴿۸﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رجب ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقوہ کی بیماری میں وفات کے قریب ہوگئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ تو لوگوں نے

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاة رسول اللہ...الخ، ج۵، ص۲۲۹۔ اسد الغابة، الحسین بن علی، ج۲، ص۲۸

مسند کے سہارے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیر تک سُبحان اللّٰہ، سبحان اللہ پڑھتے رہے اور زار زار روتے رہے۔ پھر یہ دعا مانگی:

یَارَبِ ارحم الشیخ العاصی وذا القلب القاسی اللھم اقل العثرۃ واغفر الزلۃ وعد بحلمك علی من لم یرج غیرك ولم یثق باحد سواك۔ اے میرے رب! گناہگار اور سخت دل بوڑھے پر رحم فرما، گناہوں کو معاف فرمادے اور لغزشوں کو بخش دے۔ اپنے حلم کے ساتھ اس شخص سے برتاؤ فرما جس نے تیرے سوا کسی سے کوئی امید نہیں رکھی نہ تیرے سوا کسی دوسرے پر کوئی بھروسا کیا۔ پھر فرمایا کہ مجھے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ رومال نکالنا جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک ملبوس اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، ناک اور کانوں میں رکھ دینا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک لباس میرے بدن پر کفن کے نیچے رکھ دینا اور پھر مجھ کو قبر میں لٹا کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

محمد بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقتِ وفات آپہنچا تو بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا: یا لیتنی کُنت رَجُلا من قُریش بِذی طوی وانی لم ال من ھذا الامر شیئًا۔ اے کاش! میں قریش کا ایک مرد ہوتا جو مقامِ ''ذی طویٰ'' میں رہ جاتا اور سلطنت کے معاملہ میں کسی چیز کا میں والی نہ بنا ہوتا۔

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرزند ''یزید'' دمشق میں موجود نہیں تھا اس لیے ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن دفن کا انتظام کیا اور اسی (یعنی ضحاک) نے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔[1]

(اکمال ص ۶۱۷ واحیاء العلوم ج۴ ص ۴۰۸ واسد الغابہ ج۴ ص ۳۸۵ تا ص ۳۸۷)

﴿۹﴾ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا بار بار مانگنے لگے کہ اے اللہ! عزوجل تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو اس لیے لمبی عمر کا طلبگار تھا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت برداشت کروں اور مصیبت جھیلتا رہوں اور ذکر کے حلقوں میں علماء کی مجلسوں کے اندر مجمعوں میں بیٹھا کروں۔ پھر جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جانکنی کا عالم طاری ہوا اور نزع کے عالم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدید کرب و بے چینی نمودار ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ یارب ما اخنقنی خنقك فوعزتك انك تعلم ان قلبی یحبك۔ اے میرے رب! عزوجل تیری طرح تو کسی نے بھی میرا گلا نہیں گھونٹا تھا لیکن میں تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح عالم بالا میں پہنچ گئی۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص ۴۰۹)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت وما بعدہ، الباب الخامس فی کلام المحتضرین من الخلفاء والأمراء والصالحین، ج۵، ص۲۲۹، ۲۳۰۔اسد الغابة، معاویة بن صخر، ج۵، ص۲۲۳

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت، الباب الخامس، بیان اقاویل جماعة من خصوص الصالحین من التابعین...الخ، ج۵، ص ۲۳۱

﴿۱۰﴾ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مرض وفات میں جانکنی کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا کہ "واحزناہ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "واطرباہ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے یہ تھے اور پھر فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ غدا نلقی الاحبۃ محمدا و حزبہ کل ہم تمام دوستوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملاقات کریں گے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۱۱﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ صحابی ہیں اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رلا رہی ہے؟ تو فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ توشہ رکھتا ہے مگر ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا اسی پر افسوس کر کے رو رہا ہوں۔

یہ فرمایا اور زار زار روتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ وفات

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان اقاویل جماعۃ من خصوص الصالحین من التابعین...الخ، ج۵، ص۲۳۱

کے بعد لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کل سامان کا جائزہ لیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۰۹)

﴿۱۲﴾ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جاں نثار انصاری صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمہ گاڑا اور ان کا علاج شروع کیا۔ خود اپنے دستِ مبارک سے دو مرتبہ ان کے زخم کو داغا یہاں تک کہ ان کا زخم بھرنے لگا۔ لیکن انہوں نے شوقِ شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل تو جانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جھٹلایا اور ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! عزوجل میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن اگر ابھی کفار قریش سے کوئی جنگ باقی رہ گئی ہو جب تو مجھے زندہ رکھ تا کہ میں تیری راہ میں ان کافروں سے جنگ کروں اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا فرما دے۔

خدا عزوجل کی شان کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل اچانک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زخم پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔[2]

(بخاری ج۲ ص۵۹۱ باب مرجع النبی من الاحزاب)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان اقاویل جماعة من خصوص الصالحین من التابعین...الخ، ج۵، ص۲۳۱ ملخصًا

2 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، الحدیث: ۴۱۲۲، ج۳، ص۵۶

عین وفات کے وقت ان کے سرہانے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرماتھے جانکنی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا اور نہایت جوشِ محبت اور جذبہ عقیدت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ السلام علیك یارسول اللّٰه میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا ادا فرما دیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ص ۱۸۱)

اس کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سال وفات ۵ھ ہے۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۳۷ برس کی تھی۔[1]

(اکمال ص ۵۹۶ و اسد الغابہ ج ۲ص ۲۹۸)

﴿۱۳﴾ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ صحابی ہیں، ان پر خوفِ الٰہی عزوجل کا اتنا غلبہ تھا کہ یہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو ان کی چیخ نکل جاتی تھی اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیلہ خثعم کا ایک قاری آیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۝ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۝ [2]	یعنی اس دن کو یاد کرو جبکہ ہم متقیوں کو مہمان بنا کر رحمٰن کے دربار میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیاسا لیجائیں گے

---

1 ......مدارج النبوت، باب چهارم، غزوه بنی قریظه، ج ۲، ص ۱۸۱۔ اکمال مع مشکوٰۃ المصابیح، حرف السین، فصل فی الصحابة، ص ۵۹۶

2 ......ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔ (پ ۱۶، مریم: ۸۵، ۸۶)

تو اس آیت کو سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس عالم بالا کو پرواز کرگئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۱۴﴾ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی مشہور ہوش منداور نہایت ہی عقل مند صحابی ہیں۔ انہوں نے مصر کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح کیا، اور برسوں وہاں کے گورنر رہے۔ ان کی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہوکر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حقارت کے ساتھ دیکھا جو اشرفیوں سے بھرے ہوئے تھے اور فرمایا کہ "کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا، کاش! ان صندوقوں میں اشرفیوں کی جگہ جانوروں کی مینگنیاں بھری ہوتیں۔"[2] اتنا کہہ کر فوراً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پرواز کرگئی۔ آخری سانس تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوش وحواس قائم رہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتگو کرتے رہے۔

(احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۱۵﴾ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲ھ جنگِ بدر میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ کے بھائی شیبہ کافر سے دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح زخمی کردیا

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤،ص٢٢٧

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکرالموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین، ج٥،ص٢٣١

کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاکر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کافر کو قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پنڈلی چور چور ہوگئی تھی اور نلی کا گودا بہہ رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہوگئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر آج میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله

ونذهل عن ابناء نا والحلائل

یعنی ہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے جب ہم لڑلڑ کر ان کے گرد پچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا اور فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا۔[1] (ابوداود ج۲ ص ۳۶۱ وزرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۴۱۸)

﴿۱۶﴾ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگِ اُحد کے میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش

1 ......شرح العلامة الزرقاني على المواهب، كتاب المغازي، غزوة بدر الكبرى، ج ۲، ص ۲۷۶ و سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی المبارزة ،الحديث: ۲٦٦٥، ج ۳، ص ۷۲

کی تلاش میں نکلا تو میں نے ان کو سکرات کے عالم میں پایا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''تم رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میرا اسلام کہہ دینا اور اپنی قوم (انصار) سے بعد سلام میرا یہ پیغام سنا دینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک کفار پہنچ گئے تو خدا عزوجل کے دربار میں تمہارا کوئی عذر بھی قابلِ قبول نہ ہوگا۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پرواز کر گئی، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں آکر ان کا سلام عرض کیا اور انصار کو انکا پیغام سنا دیا۔[1] (زرقانی ج ۲ ص ۴۸)

﴿۱۷﴾ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑی سی فوج کا افسر بنا کر ''اوطاس'' کی طرف روانہ فرما دیا وہاں درید بن الصمہ کافرکئی ہزار کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا اور درید بن الصمہ کے بیٹے نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا اور یہ زخمی ہو کر زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے اور کہا کہ چچا جان! مجھے جلد بتائیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے، تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے قاتل پر جوش میں بھرے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو برابر دوڑاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوش خبری سنائی کہ

---

[1]......شرح العلامة الزرقانی علی المواهب، کتاب المغازی، غزوة احد، ج ۲، ص ٤٤٥

چچا جان! خدا عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا ہے پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا تو وہ چونکہ زہر میں بجھا ہوا تھا اس لیے زخم سے بجائے خون کے پانی بہنے لگا اور وہ نڈھال ہونے لگے پھر انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر بنایا اور یہ وصیت فرمائی کہ تم رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام عرض کرنا اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وُضو فرمایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھایا کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل تو ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ! عزوجل تو عبد اللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گناہوں کو بخش دے اور اس کو قیامت کے دن عزت والی جگہ میں داخل فرما۔[1] (بخاری ج ۲ ص ۶۱۹ غزوہ اوطاس)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة أوطاس، الحدیث: ۴۳۲۳، ج۳، ص۱۱۳

﴿۱۸﴾ حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ تبوک ۹ھ میں حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا نہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غریب مہاجر تھے اور اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے اور ان کو بخار آ گیا۔ بوقت وفات ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا مقصد شہادت ہی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ ''اے اللہ! عزوجل میں نے اس کے خون کو کفار پر حرام کردیا ہے'' تو کیا میں شہادت سے محروم رہوں گا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مرو گے جب بھی تم شہید ہی ہو گے۔''

اس کے بعد ہی بخار میں حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ان کی لاش کو لحد میں سلایا اور خود ہی قبر کو کچی اینٹوں سے بند فرمایا اور پھر یہ دعا مانگی کہ ''اے اللہ! عزوجل میں ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا۔''[1]

(مدارج النبوۃ ج۲ص ۳۵۰ وص ۳۵۱)

نوٹ: حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مفصل حال ہماری کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں پڑھ لیجئے۔

﴿۱۹﴾ حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ایک حبشی تھے جو خیبر کے کسی یہودی کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب

1 ......مدارج النبوت،قسم سوم، باب نهم،ذکر جنگ تبوک،ج ۲،ص ۳۵۰

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خیبر میں فوج لے کر داخل ہوئے تو یہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش فرمائی، تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔'' انہوں نے فوراً ہی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد یہ خوش نصیب ہتھیار پہن کر مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑے ہو گئے اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا کہ ''اس شخص نے بہت کم عمل کیا اور بہت زیادہ اجر دیا گیا۔''

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کی لاش کو خیمہ میں لانے کا حکم دیا، اور ان کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بشارت سنائی کہ ''اللہ تعالیٰ نے اس کے کالے چہرے کو حسین بنا دیا اور اس کے بدن کو خوشبودار بنا دیا اور دو حوریں اس کو جنت میں ملیں۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیر نہیں کیا نہ ایک وقت کی نماز پڑھی، نہ ایک روزہ رکھا نہ حج و زکوۃ کا موقع پایا مگر ایمان و جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔''[1] (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۴۰)

﴿۲۰﴾ حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ

[1] ......مدارج النبوت، قسم سوم، باب ششم، غزوہ خیبر، ج ۲، ص ۲۳۹

کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرا دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا عزوجل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا: اے جلاد! ان کو قتل کردے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا عزوجل کے روبرو تمہاری جرأت پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور اِنِّیۡ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝[1] پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا: فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ ؕ[2] حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: مِنۡہَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَفِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ وَمِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَۃً

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ۷، الانعام: ۷۹)

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۱۵)

اُخْـرٰی O[1] جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَآ اِلٰـہ اِلا اللّٰہ وَحدہ لاشریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ ''یا اللہ! عزوجل میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہوگئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ رات حجاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کرسکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہوگیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے خوف تھے اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔[2]

(اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۸ وطبقات شعرانی وتہذیب التہذیب)

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۵۵)

2 ......الطبقات الکبری للشعرانی، سعید بن جبیر، ج۱، ص۶۱۔ والطبقات الکبری لابن سعد، سعید بن جبیر، ج۶، ص۲۷۴

﴿۲۱﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی اہل علم وعمل بزرگ تابعی اور بنوامیہ کے خلفاء کی فہرست میں ''خلیفۂ عادل'' کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! عزوجل میری موت کو مجھ پر آسان کردے۔ چنانچہ ان کی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک کا بیان ہے کہ ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًاؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ۝ (1)

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت کی بھلائی پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

(پ۲۰، القصص آیت۸۳)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پرسکون ہوگئے، نہ کچھ بولے، نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے لونڈی سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑ کر گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پا چکے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے بٹھا دو جب لوگوں نے انہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! عزوجل تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا پھر کلمہ طیبہ پڑھا اور نظر جما کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

---

(1)......ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔ (پ۲۰، القصص:۸۳)

علیہ نے فرمایا کہ میں کچھ سبز پوش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن، یہ کہا اور ان کی روح پرواز کرگئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۰۸ وص ۴۰۹)

اور عبید بن حسان کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقت بالکل ہی قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا تو مسلمہ اور ان کی بیوی فاطمہ دروازے پر بیٹھ گئے تو انہوں نے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ مرحبا۔ خوش آمدید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں نہ جن پھر یہ آیت پڑھی: تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًاؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝[2] پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پاچکے تھے۔[3] (تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶)

﴿۲۲﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقتِ وفات اپنے شاگرد خاص یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو! الحمد للّٰه الذی اضحك وابکی وامات واحییٰ یعنی اس خدا عزوجل کے لیے حمد ہے جس نے ہمیں کبھی خوشی دے کر ہنسایا اور کبھی غم دے کر رلایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے اور اسی کے حکم پر جان قربان کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی اصلاح

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ، الباب الخامس، فی کلام المحتضرین من الخلفاء...الخ، ج۵، ص ۲۳۰ ـ ۲۳۱

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔ (پ ۲۰، القصص: ۸۳)

3 ......تاریخ الخلفاء ، الموضوع عهد بنی امیة ، عمر بن عبدالعزیز، ص ۱۹۶

کر دینا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کر لینا ایک سو حج اور ایک سو جہاد سے بہتر سمجھتا ہوں۔[1]

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سال پیدائش ۹۳ھ اور وفات کا سال ۱۷۹ھ ہے اور قبر شریف جنة البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔[2]

(اکمال وطبقات شعرانی وبستان المحدثین)

﴿۲۳﴾ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلیل القدر شاگرد اور خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل ومناقب بہت زیادہ ہیں۔ عین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے کہ کاش! میں اپنی اسی غریبی کی حالت میں مرتا جو شروع میں میری حالت تھی اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول نہ کرتا۔ الٰہی! عزوجل تو خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا اور نہ کبھی کوئی درہم حرام کا کھایا۔[3]

عین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز نہ سنی گئی۔ وفات سے پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ وصیت

---

1. ......بستان المحدثین، ص۳۷، ۳۹

2. ......تذکرة الحفاظ، مالك بن انس، ج۱، ص۱۵۷۔ الطبقات الکبری للشعرانی، الامام مالك بن انس، ج۱، ص۷٦

3. ......تاریخ بغداد، ذکر من اسمه یعقوب، ج۱٤، ص۲٥٤۔۲٥٦

فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کوفہ اور بغداد کے محتاجوں کو دے دیئے جائیں۔ (شذرات الذہب لابن عماد وسیرۃ النعمان وغیرہ)

﴿۲٤﴾ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دادا استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں۔ عبادت، ریاضت اور خوفِ الٰہی عزوجل میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالٰی کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری سناتا ہے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔[1]

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۹)

﴿۲۵﴾ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت ہی عظیم الشان محدث اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بہت ہی محبوب اور محبّ شاگرد رشید ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے، ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی اور ہمیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی اور بہت ہی نفاست پسند امیر کبیر تھے۔

وقت وفات انہوں نے اپنے غلام ''نصر'' سے کہا کہ تم مجھے بستر سے اٹھا کر

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقاویل جماعة من خصوص الصالحین من التابعین، ج ۵، ص ۲۳۱

زمین پر رکھ دو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو ''نصر'' رو پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم رو کیوں رہے ہو تو ''نصر'' نے عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ! میں نے تمام عمر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ناز و نعمت میں زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھا ہے اور موت کے وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسکین پردیسی کی طرح مرنے کا خیال رکھتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ میں نے خدا عزوجل سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! عزوجل تو مجھے اغنیاء کی زندگی اور فقراء کی موت عطا فرما۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔

چنانچہ نصر نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھولی اور ہنسے اور یہ آیت تلاوت کی:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ○ [1] یعنی ان جیسی نعمتوں کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے

پھر ایک دم ان کا طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ [2] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۹)

﴿۲۶﴾ حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے بڑے بلند پایہ محدثین کے شاگرد اور مشہور ائمہ حدیث کے مقتدی اور استاذ ہیں۔ عبادت کی کثرت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت مشہور و ممتاز عابد و زاہد ہیں۔ بوقت وفات جانکنی کے عالم میں

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۱)

2 ......اتحاف السادة المتقين، كتاب ذكر الموت، الباب الخامس، بيان أقاويل جماعة من خصوص الصالحين من التابعين، ج ١٤، ص ٢١٤-٢١٦

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلبلا کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنسو پونچھتے ہوئے بھرائی آواز میں فرمایا کہ میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں بلکہ صرف اس خیال سے مجھے رونا آ گیا کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور حقیر سمجھا تھا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور فوراً ہی ان کی وفات ہو گئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۰۹)

﴿۲۷﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی جلالت و شان محتاج بیان نہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل و کمالات کے ذکر جمیل سے تاریخ کے صفحات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال ہماری کتاب ''اولیاء رجال الحدیث'' میں پڑھیں۔ امام مزنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا کہ اے ابو عبداللہ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مزنی! سنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ ''میں دنیا سے جا رہا ہوں اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے اعمال سے ملاقات کرنے والا ہوں اور موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں یا جہنم میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کروں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان اشعار کو

---

[1] احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقاویل جماعة من خصوص الصالحین من التابعین، ج ۵، ص ۲۳۱

نہایت ہی لرزہ خیز اور پر درد آواز میں پڑھنے لگے کہ

وَلَمَّا قسی قلبی وضَاقت مذاهبی　　جَعَلْتُ رِجَائی نحوعفوك سلما

اور جب میرا دل سخت ہوگیا اور میرے راستے تنگ ہوگئے　　تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی جانب سیڑھی بنالیا

تَعَاظمنی ذنبی فلما قرنته　　بعفوك ربی کان عفوك اعظما

مجھے اپنا گناہ بڑا معلوم ہوا لیکن جب میں نے　　تیرے عفو سے اس کا موازنہ کیا تو تیرا عفو بڑا نکلا

فما زلت ذا عفو عن الذنب لم تزل　　تجود وتعفو منة وتکرما

تو نے ہمیشہ گناہوں کو معاف کیا اور ہمیشہ　　انعام واکرامات کئے اور معافی سے نوازتا رہا

مذکورہ بالا تقریر و اشعار کے بعد ہی آپ کا انتقال پر ملال ہوگیا۔(1)

(احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۱)

﴿۲۸﴾ حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بڑے پائے کے محدث اور بے حد مشہور و ممتاز عابد و زاہد تھے اور بادشاہِ وقت اور اس کے گورنروں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نڈر تھے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی اور لڑکے سے فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ کیا تم ڈرتی ہو کہ تمہارے باپ کو عذاب دیا جائے گا؟ اے نورِ نظر! تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک کونے میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ بیٹا ابراہیم! تمہارے باپ نے زندگی بھر کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا ہے اور تیس برس سے مسلسل میں ایک ختم روزانہ قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں۔ خبردار! اس بالا خانے پر ہرگز تم گناہ کا کام مت کرنا

---

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقاویل جماعة من خصوص الصالحین من التابعین، ج۵، ص۲۳۴

کیونکہ اس بالاخانے میں میں نے بارہ ہزار ختم قرآن مجید پڑھا ہے۔ یہ تقریر ختم کرتے ہی جمادی الاولی ۱۹۲ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوگیا۔[1] (نووی علی المسلم)

﴿۲۹﴾ حضرت عمر بن حسین جمحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ محدث کبیر ہیں اور مدینہ منورہ کے قاضی بھی رہ چکے ہیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ یہ بہت ہی عبادت گزار تھے اور ایک ختم روزانہ قرآن مجید کا پڑھا کرتے تھے ان کی وفات کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ نزع روح کے وقت ان کی زبان سے یہ آیت سنی گئی۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝[2] ان جیسی نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

یعنی ان جیسی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ جیسے ہی اس آیت کو انہوں نے پڑھا فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)[3] (تہذیب التہذیب)

﴿۳۰﴾ حضرت زرارہ بن ابی اوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے رہنے والے تابعی اور بہت بلند مرتبہ محدث ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے قاضی بھی تھے اور قبیلہ بنی قشیر کی مسجد میں لوجہ اللہ امامت بھی فرماتے تھے حضرت بہز بن حکیم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن

---

1 ...... شرح الکامل للنووی، تحت باب النھی عن الروایۃ...الخ، ج ۱، ص ۱۰

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۱)

3 ...... تہذیب التھذیب، ج ۶، ص ۳۹

فجر کی نماز میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ o فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ o [1] — جس دن صور پھونکا جائے گا وہ دن بہت سخت ہوگا

(پ۲۹، المدثر آیت ۹)

یہ آیت پڑھتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لرزتے اور کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پرواز کرگئی۔

بہز بن حکیم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کی نعش مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں شامل تھا۔ یہ واقعہ ۹۲ھ میں ہوا۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ ص۱۶۱ و اکمال و ترمذی شریف)

﴿۳۱﴾ حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم حدیث کے مشہور امام اور اس فن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم مرتبہ مانے گئے ہیں ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح حدیثوں کی تعداد سات لاکھ ہے اور ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جوانی ہی میں چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ ہوچکے تھے۔[3]

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض الموت میں سکرات موت اور جانکنی کے عالم

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے۔(پ۲۹، المدثر:۸، ۹)

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین وسلف الصالحین، ج٤، ص۲۲۹ ـ حلیة الأولیاء، زرارة بن اوفیٰ، الحدیث: ۲۲۷۰، ج۲، ص۲۹۳ ـ الطبقات الکبری لابن سعد، زرارة بن اوفیٰ، ج۷، ص۱۱۰

3 ......تاریخ بغداد، عبیدالله بن عبدالکریم، ج۱۰، ص۳۳۱

میں بہت سے محدثین حاضر تھے۔ لوگوں کو خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے مگر حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی جلالتِ شان کے آگے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آخر سب لوگوں نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین والی حدیث کا تذکرہ کرنا چاہیے تاکہ ان کو کلمہ یاد آ جائے چنانچہ محمد بن مسلم محدث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدا کی اور یہ سند پڑھی کہ حدثنا الضحاك بن مخلدٍ عن عبدالحميد بن جعفر اتنا پڑھ کر رعب سے ان کی زبان بند ہوگئی اور اس پر ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جانکنی کے عالم میں روایت شروع کردی کہ حدثنا بُندار حدثنا عبدالحميد بن جعفر عن صالح عن كثير بن مرة عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی، پوری حدیث یوں ہے کہ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کی زبان سے مرتے وقت آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ۲۶۴ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال ہوا۔[1] (تذکرۃ الحفاظ وتہذیب التہذیب وغیرہ)

﴿۳۲﴾ حضرت ہیثم بن جمیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ حدیث میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وغیرہ محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد تھے۔ حضرت سفیان بن محمد مصیصی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں ہیثم بن جمیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات کے وقت حاضر تھا وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے، لوگوں نے ان کو چادر اڑھادی تھی اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے اسی حالت میں ان کی باندی نے ان کا

1 ......تاریخ بغداد، عبیدالله بن عبدالکریم، ج ۱۰، ص ۳۳۳ بتغیر

پاؤں ہاتھ سے دبایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری باندی! تم ان پیروں کو خوب اچھی طرح دباؤ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرے یہ دونوں پاؤں زندگی بھر میں کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں چلے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے اور فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پرواز کرگئی۔ ۲۱۳ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی۔ (1)(تہذیب التہذیب)

﴿۳۳﴾ حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ وہی مشہور صاحبِ ولایت و باکرامت بزرگ ہیں جو عام طور پر ''بشر حافی'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اتنے بلند مرتبہ محدث اور مفتی اعظم ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی درسگاہ کے ایک طالب علم ہیں۔ آخری عمر میں درس حدیث اور مجالس فتویٰ ختم کر کے گوشہ نشین ہوگئے اور ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ بوقتِ وفات جانکنی کے عالم میں ان پر بہت زیادہ مشقت اور بے قراری ظاہر ہوئی تو کسی نے پوچھا کہ کیوں؟ کیا بات ہے؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زندگی سے محبت ہے اور موت ناگوار ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بھائی! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان نہ سمجھو، میں اسی لیے بے قراری میں پیچ وتاب کھا رہا ہوں کہ یہ بہت ہی سنگین اور کٹھن مرحلہ ہے، یہ کہا اور ان کا وصال ہوگیا۔ (2)(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۰)

﴿۳۴﴾ خلیفہ عبدالملک بن مروان

یہ خلفاء بنو امیہ میں بڑے کروفر کا بادشاہ گزرا ہے۔ بہت زیادہ صاحبِ علم

---

1 ......تهذيب التهذيب، ج٩، ص١٠١ ـ تذكرة الحفاظ، الهيثم بن جميل، ج١، ص٢٦٦

2 ......احياء علوم الدين، كتاب ذكر الموت، الباب الخامس، ج٥، ص٢٣٣

اور خلیفہ ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار بھی تھا۔ جب اس کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو اس نے ایک غسال کو دمشق کے دروازے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر ایک مردہ نہلانے جا رہا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے کہا کہ کاش میں بھی ایک غسال ہوتا اور اپنے ہاتھ ہی کی کمائی روزانہ کھاتا اور میں حکومت دنیا کے کسی معاملہ کا والی نہ بنتا۔ جب صوفی ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلیفہ عبدالملک کے اس مقولہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ الحمدللہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ ہمارے حال کی تمنا کرتے ہیں اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ ان بادشاہوں کے حال کی تمنا نہیں کرتے۔

عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبدالملک بن مروان سے پوچھا کہ اس وقت آپ اپنے آپ کو کیسا پا رہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو بالکل ویسا ہی پا رہا ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ[1]
(پ ۷، الانعام آیت ۹۴)

اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا

یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فوراً ہی اس کا دم نکل گیا۔[2] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۸)

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال متاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔(پ ۷، الانعام: ۹٤)

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج ٥، ص ٢٣٠

﴿۳۵﴾ خلیفہ ہارون الرشید

خلفائے بنو العباس میں خلیفہ ہارون الرشید جس شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کا بادشاہ گزرا ہے تاریخ داں حضرات پر پوشیدہ نہیں۔ وہ موت کے وقت اپنے کفن کو الٹ پلٹ کر بار بار دیکھتا تھا اور یہ آیت پڑھتا تھا کہ

مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۝ [1] میرے مال نے مجھے کوئی نفع نہیں دیا میری بادشاہی ہلاک ہوگئی۔

اسی آیت کو پڑھتے پڑھتے اس کی جان نکل گئی۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۳۶﴾ خلیفہ مامون رشید

خلیفہ مامون رشید بہت ہی علم والا اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت راکھ بچھائی اور اسی پر چت لیٹ کر لوٹتا تھا اور گڑگڑا کر یہ دعا مانگتا تھا یَامَن لا یَزول ملکه ارحم من قد زال ملکه اے وہ ذات جس کی بادشاہی کبھی زائل نہ ہوگی اس شخص پر رحم فرما جس کی بادشاہی زائل ہوگئی۔ یہی دعا مانگتے ہوئے اس کی روح پرواز کر گئی۔[3] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹ و تاریخ الخلفاء ص۲۱۴)

﴿۳۷﴾ خلیفہ معتصم باللہ

یہ عباسی خلفاء میں بڑا سنگدل اور ظالم حکمران تھا۔ اپنی موت کے وقت نہایت

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال میرا سب زور جاتا رہا۔(پ۲۹،الحآقّة:۲۸،۲۹)

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵،ص۲۳۱

3 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵،ص۲۳۱

افسوس کے ساتھ بستر پر تڑپتا اور لوٹتا تھا اور یہی لگا تار کہتا تھا کہ ہائے افسوس! لو علمت ان عمری ھکذا قصیر ما فعلت اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو میں بادشاہی نہ کرتا۔ یہی کلمات اسکی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۳۸﴾ خلیفہ منتصر باللہ

یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر بستر پر لوٹنے لگا تو خوشامدی لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں، آپ تو بہت اچھے ہیں تو یہ سن کر خلیفہ منتصر باللہ نے کہا کہ کوئی حرج تو نہیں مگر یہ کیا کم ہے کہ دنیا جاتی رہی اور آخرت میرے سامنے کھڑی ہے، ہائے میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ جمالیا تو مجھ سے بھی جلد ہی خلافت چھین لی گئی۔ یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے رہی۔ ابن طیفور، ترکی طبیب نے زہر آلود نشتر سے اس کی فصد کھولی، یہی اس کی موت کا سبب بنا۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹ و تاریخ الخلفاء ص۲۴۴)

﴿۳۹﴾ حضرت عامر بن عبدالقیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ بہت ہی مشہور عابد و زاہد بلکہ صاحب کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں موت کے ڈر یا دنیا کی محبت میں نہیں

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵،ص ۲۳۱

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵،ص ۲۳۱ ـ تاریخ الخلفاء،المنتصر باللہ، ص۲۸۶

روررہا ہوں، بلکہ میں اس خیال سے رورہا ہوں کہ میں اب مر رہا ہوں تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (نوافل تہجد) کی لذت مجھے کہاں اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رے، یہ روح پرور اور جاں بخش لذتیں! یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کرگئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۴۰﴾ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور حال ومزاج پوچھا تو انہوں نے نہایت ہی پردرد لہجے میں یہ شعر پڑھا کہ

کیف اشکو الی طبیبی مابی والذی بی اصابنی من طبیبی

میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ پھر میں نے پنکھا جھلنا شروع کردیا تو انہوں نے فرمایا کہ پنکھے کی ہوا اس شخص کو کیسے لگے گی جو عشق الٰہی کی گرمی سے جل رہا ہو؟ اس کے بعد ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوگیا۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۰)

---

[1]......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۲

[2]......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۳۔ تذکرۃ الاولیاء، ذکر سری سقطی، ص۲۴۶

﴿۴۱﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جریری محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانکنی کے وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے حاضر ہوا تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا، جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ تلاوت کا حقدار دوسرا کون ہوگا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔ پھر کسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے **کلمہ** پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں کبھی بھولا ہی نہیں ہوں جو تم مجھے اس وقت یاد دلا رہے ہو۔

ابو العباس بن عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نزع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو، میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا اور نعرہ تکبیر لگایا اور روح نکل گئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۰۹ تا ۴۱۰)

﴿۴۲﴾ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بڑے بڑے اولیاء اللہ کی فہرست میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام بہت مشہور اور ممتاز ہے۔ وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز کی خواہش و تمنا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بس میری ایک ہی خواہش

---

[1] ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج ۵، ص ۲۳۲-۲۳۴

اور بہت بڑی تمنا یہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔ یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہوگئی اور لوگ ان کا منہ تکتے رہ گئے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۰۹)

﴿۴۳﴾ حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے جہاں ایک انسان کے لیے مرنا آسان ہو۔ تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نمازیں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا اور اس کی وفات ہوگئی۔[2]

بعض مشائخ حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ نعمت دے وہ نعمت دے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہنس کر فرمایا کہ آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعائیں مانگ رہے ہیں تیس برس سے برابر میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے، مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا بھی نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۲۔ تذکرۃ الاولیاء، ذکر ذو النون مصری، ص۱۲۸

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۲

اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات ہوگئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۰)

﴿۴۴﴾ حضرت ابو علی روذباری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بزرگ ترین اولیاء اللہ میں سے ہیں ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نزع کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور یہ جنت کے پھاٹک مزین کیے ہوئے ہیں اور یہ (کوثر و سلسبیل کے) برتن رکھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالٰی فرما رہا ہے کہ اے ابو علی! رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہم نے تمہیں بڑے مراتب پر پہنچا دیا ہے، حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے:

بحقك لانظرت الى سواكا — بعين مودة حتى اراكا

یعنی تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے، یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم قدس کو روانہ ہوگئی۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۰)

﴿۴۵﴾ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر تھے تو ان کی بے چینی و بے قراری دیکھ کر کسی نے کہا ابشر فانك تقدم علی رب غفور

---

[1] ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۴

[2] ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵، ص۲۳۳

رحیم آپ خوشخبری حاصل کیجئے کہ آپ اس رب عزوجل کے دربار میں جارہے ہیں جوغفور رحیم ہے۔تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ احذر فانك تقدم علی رب یحاسبك بالصغیر ویعاقبك بالکبیر . آپ ڈریے کہ آپ اس رب کے دربار میں جارہے ہیں جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا اور بڑے گناہوں پرسزا دے گا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوگئی اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی آواز نہیں سنی گئی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۰)

﴿۴۶﴾ حضرت احمد بن عبدالملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت معتمر محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبدالملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ان کی نزع روح کی حالت میں گیا اور دعائیں کرنے لگا کہ یااللہ! عزوجل ان پر سکرات موت کو آسان فرمادے کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں معتمر ہوں،تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت علیہ السلام مجھ سے فرمارہے ہیں کہ میں ہرسخی مومن کے ساتھ نزع روح میں نرمی برتتا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے۔یعنی ان کی وفات ہوگئی۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۰)

﴿۴۷﴾ حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج٥،ص٢٣٣

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج٥،ص٢٣٤

کی وفات کے وقت کسی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پچانوے برس سے کھٹکھٹا تا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے لیکن میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ دروازہ سعادت کے ساتھ کھلے گا یا شقاوت کے ساتھ کھلے گا تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں موقع ہے۔(1)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں غور سے دیکھا تو وہ وفات پا چکے تھے۔(احیاء العلوم ج۴ص ۴۱۱)

﴿۴۸﴾ ایک عاشق صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

لغت کے امام جناب اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک سنسان جگہ میں ایک پتھر پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ

ایا معشر العشاق باللّٰہ خبروا اذا حل عشق بالفتی کیف یصنع

اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے خبر دو میں تم لوگوں کو خدا عزوجل کی قسم دیتا ہوں کہ جب عشق کسی جوان پر اتر پڑے تو وہ کیا کرے۔

اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر کے نیچے یہ شعر لکھ دیا:

یداری ھواہ ثم یکتم سرہ ویخشع فی کل الامور ویخضع

اپنے عشق کے ساتھ نرمی برتتے پھر اپنے راز کو چھپائے رکھے اور تمام کاموں میں عاجزی وانکساری رکھے، اصمعی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج ۵،ص ۲۳٤

دوسرا شعر اسی پتھر پر لکھا ہوا ہے کہ

وکیف یداری والھوی قاتل الفتی　　وفی کل یوم قلبہ یتقطع

عاشق کیسے نرمی برتے؟ حالت تو یہ ہے کہ عشق جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر کے نیچے یہ شعر لکھ دیا کہ

اذا لم یجد صبرا لکتمان سرہ　　فلیس لہ شیء سوی الموت ینفع

جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے صبر نہیں کر پاتا تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں تیسرے دن وہاں گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے اور یہ دو شعر اس پتھر پر لکھے ہوئے ہیں کہ

سمعنا اطعنا ثم متنا فبلغوا　　سلامی علی من کان للوصل یمنع

ھنیئا لارباب النعیم نعیمھم　　وللعاشق المسکین مایتجرع

ہم نے سن لیا اور آپ کی بات مان لی پھر ہم مر گئے تو ہمارا سلام اس شخص کو پہنچا دو جو وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعمت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو اور عاشق مسکین کو عشق کا کڑوا گھونٹ مبارک ہو جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

﴿۴۹﴾ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن

قوال نے شیخ احمد جام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانی دیگر است

تسلیم ورضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر گھڑی غیب سے ایک نئی زندگی ملا کرتی ہے۔
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ شعر سن کر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے اور کچھ بھی نہیں بولے اور پانچویں رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا، خواجہ میر حسن دہلوی نے اسی زمین پر اس کی تضمین کی ہے جس میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔

جان برین یک بیت داده است آں بزرگ آرے ایں گوہر زکانے دیگر است
کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است[1]

اس ایک شعر پران بزرگ نے جان دیدی ہاں یہ گوہر کسی دوسری کان سے نکلا ہوا ہے۔ تسلیم ورضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر گھڑی غیب سے ایک نئی زندگی ملا کرتی ہے۔ (اخبار الاخیار شیخ محقق ص۳۲)

﴿۵۰﴾ حجاج بن یوسف ثقفی ظالم

یہ خلفائے بنوامیہ میں سے انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا۔ اس نے ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کیے گئے ان کو تو کوئی گن ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری

---

1 ......اخبار الاخیار، ص ۲۵۔۲۶

میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہوگئی۔یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ اللھم اغفرلی فان الناس یقولون انك لاتغفرلی۔اے میرے اللہ! عزوجل تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی۔تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شاید (خدا اس کو بخش دے)۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۰۹)

﴿۲﴾ جنازہ یا قبر دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبر دیکھ کر موت کی یاد آجاتی ہے اس خوفناک اور بھیانک منظر کو دیکھ کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کرلیں۔

﴿۱﴾ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی[2] قبر جنت کے باغوں

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ، ج۵،ص۲۳۱

2 ......جامع الترمذی، کتاب القیامة،باب ۹۱، الحدیث:۲۴۶۸،ج۴،ص۲۰۸

میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔(مشکوۃ ج۲ص۴۵۸)

﴿۲﴾ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہوگئی) پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہوگئی) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہوگئی ؟ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے برا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی کیونکہ تم (مومنین صالحین) روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔(1)

تو جس میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور جس میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برا قرار پایا۔

(مشکوۃ ج۱ص۱۴۵)

﴿۳﴾ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مستریح اور مستراح منه (یہ آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس سے آرام مل گیا ہے) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ (جو نیک ہو وہ تو) وفات پا کر دنیا کی ایذاؤں اور مصیبتوں سے

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، الحدیث:۱۳۶۷، ج۱، ص۴۶۰

آرام پاکر اللہ تعالٰی کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے، اور بدکار بندہ (جب مرجاتا ہے تو اس) سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔[1]

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۹)

﴿۲﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المؤمنین) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی، اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔[2] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶)

﴿۳﴾ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ

کسی نے امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو سچا

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، الحدیث: ٦٥١٢، ج ٤، ص ٢٥٠

2 ......جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ٥، الحدیث: ٢٣١٥، ج ٤، ص ١٣٨

پڑوسی جانتا ہوں کیونکہ وہ زبانوں کو ہمیشہ (بدگوئی اور بدکلامی سے) روکے رہتے ہیں اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہو۔[1]

(احیاء العلوم للغزالی ج۴ص۴۱۲)

﴿۴﴾ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۲)

﴿۵﴾ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابروحکم زیارۃ القبور، ج۵، ص۲۳۶

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابروحکم زیارۃ القبور، ج۵، ص۲۳۷

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوجاتی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۳)

﴿۶﴾ حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور و باکمال محدث حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبروں کے پاس جاکر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہوجانے والو! اور اے تنہائی میں رہنے والو! اور اے زمین کے اندرونی حصہ میں اُنسیت رکھنے والو! کاش! مجھے خبر ہوجاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر رشک کروں؟ یہ فرما کر پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمامہ بھیگ جاتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تو اتنے زور زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جیسے بیل چیخا کرتا ہے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۳)

﴿۷﴾ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور محدث اور فقیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر اور کوفہ کے باشندہ تھے فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔[3] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۳)

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابروحکم زیارۃ القبور، ج۵، ص۲۳۷

2 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابروحکم زیارۃ القبور، ج۵، ص۲۳۷

3 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابروحکم زیارۃ القبور، ج۵، ص۲۳۸

﴿۸﴾ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ سخت پڑ گیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا عزوجل کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے پھر کہتے کہ اے میرے رب! عزوجل مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربیع ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۳)

﴿۹﴾ حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں اور بڑے بڑے باکمال محدثین ان کی درسگاہ حدیث کے طالب علم ہیں۔ عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے تو دو دن تک حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے، اور بالکل خاموش رہا کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن لیتے تھے اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال وجواب کرتے تھے۔ خلیفہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات کا سال ۱۷۲ھ لکھا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابر وحکم زیارة القبور، ج۵، ص۲۳۸

۱۷۶ھ میں وفات پائی۔[1] (نووی، تہذیب التہذیب وطبقات شعرانی)

﴿۱۰﴾ حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی بدکار اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق وبدکاری کی وجہ سے تمام اہلِ محلّہ نے اس کے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑا رہا کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کی خبر ملی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کو دفن کیا پھر اس کی قبر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابوفلاں! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے تو عمر بھر عقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہا اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ افسوس! آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعائے مغفرت فرمائی اور روتے رہے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۲)

﴿۱۱﴾ ایک عابد کبیر

منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں

---

1 ......الطبقات الکبری للشعرانی، ابو بشر صالح المری، ج۱، ص۶۷۔ تهذیب التهذیب، صالح بن بشر بن وادع، ج۴، ص۶

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس فی اقاویل العارفین...الخ، ج۵، ص۲۳۶

سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا اور گاؤں کا ایک بھی آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بڑے بزرگ زاہد و عابد عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام گاؤں والوں کے پیرو مُرشد تھے۔ اس بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے تو یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیرو مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اس بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے اس خواب کو سن کر لوگ تعجب سے سر دھننے لگے۔ پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گناہ گار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گناہ گار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تو وہ غسل و وضو کر کے کپڑے بدلتا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا

تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یا دو یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار زار روتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! عزوجل تو جہنم کے کون سے گوشہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا۔ یہ سن کر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۱۲)

﴿۱۲﴾ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر ''فاطمہ صغریٰ'' کے لقب سے مشہور ہیں جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وصال ہو گیا تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وکانوا رجاء ثم امسوا رزیة　　لقد عظمت تلك الرزایا وجلت

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان جنة البقیع کے ایک جانب سے ایک غیبی آواز آئی۔ کہ الا ھل وجدوا مافقدوا (خبردار! کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پالیا جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بل یئسوا فانقلبوا (نہیں بلکہ ناامید ہو گئے

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ،الباب السادس فی اقاویل العارفین...الخ، ج۵،ص۲۳۶

لہٰذا پلٹ کر اپنے گھر چلے گئے) ان دونوں آوازوں کو لوگوں نے سنا مگر آواز دینے والوں کو کسی نے نہ دیکھا۔[1] (مشکوٰۃ ج۱ص۱۵۲ واحیاء العلوم ج۴ص۴۱۳)

﴿۱۳﴾ فرزدق شاعر

یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہلِ بیت کا بہت ہی محبّ و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو بصرہ کے تمام شرفاء و رؤسا جنازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرزدق سے پوچھا کہ کیوں فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہی تیاری ہے کہ ساٹھ برس سے کلمہ پڑھتا رہا ہوں، پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک لہجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا:

اخاف وراء القبر ان لم تعافنی　　اشد من القبر التهابا واضيقا

(اے اللہ! عزوجل) اگر تو نے مجھے معاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے

اذا جاء يوم القيامة قائد　　عنيف وسواق يسوق الفرزدقا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کھینچنے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا

لقد خاب من اولاد آدم من مشى　　الى النار مغلول القلادة ازرقا

---

1 ……صحيح البخاری، کتاب الجنائز، باب مایکره من اتخاذالمسجد، ج۱،ص۴۴۸۔ احياء علوم الدين، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، فصل بيان حال القبر واقاويلهم عند القبور، ج۵،ص۲۳۸

اولادِ آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیاہ ہوکر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص ۴۱۳)

﴿۳﴾ اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟

اولاد کی موت بڑا دل سوز، روح فرسا اور صبر آزما حادثہ ہوا کرتا ہے اس سانحہ پر بزرگوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

واللہ تعالی ھو الموفق

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا فرزند وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور انا للّٰہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام ''بیت الحمد'' (حمد کا گھر) رکھ دو۔[2] (مشکوۃ ج ا ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

﴿۲﴾ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

---

1 ......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ ، الباب السادس، فصل بیان حال القبور واقاویلھم عند القبور، ج۵، ص۲۳۸

2 ......جامع الترمذی، کتاب الجنائز ،باب فضل المصیبۃ اذا احتسب،الحدیث: ۱۰۲۳، ج۲، ص۳۱۳

کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جانکنی کا منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ رو رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عوف کے بیٹے! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے، پھر دوبارہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو بہنے لگے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون۔ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب عزوجل راضی ہو اور بلاشبہ اے ابراہیم! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں۔[1] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

﴿۳﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و اُبی بن کعب و زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بھی تھے تو بچہ اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جانکنی کے عالم میں تڑپ رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے جو اللہ

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، الحدیث: ۱۳۰۳، ج ۱، ص ۴۴۱

تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دی ہے اور اللہ تعالیٰ انھیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔[1] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۰ بحوالہ بخاری ومسلم)

﴿٤﴾ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے ایک بار وہ تنہا آئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارے بچہ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس پھاٹک پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کررہا ہوگا۔[2] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۳)

﴿۲﴾ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام

حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا ایک فرزند وفات پا گیا تو آپ کو بے حد غم ہوا۔ آپ سے کسی نے کہا کہ اے داؤد! علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام تم اس بچے کو بچانے کے لیے کتنا فدیہ دے سکتے تھے؟ تو آپ نے عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ اے داؤد! علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام تم کو اتنا ہی بڑا ثواب ملے گا۔[3]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۵)

﴿۳﴾ حضرت محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ ایک مشہور ونامور تابعی محدث ہیں انہوں نے اپنے فرزند کی قبر پر اس

---

1 ……صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، الحدیث: ۱۲۸۴، ج ۱، ص ۴۳۴

2 ……المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث قرۃ المزنی، الحدیث ۲۰۳۸۷، ج ۷، ص ۳۰۳

3 ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلھم عند موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا خوف بھی رکھتا ہوں تو اے اللہ! عزوجل تو میری امیدوں کو پورا فرمادے اور مجھے خوف سے اپنے امن میں رکھ لے۔[1] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۵)

﴿۴﴾ حضرت ابوسنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! عزوجل میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق تھے اور کچھ تیرے حقوق تھے تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کردیا ہے، لہذا تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرمادے کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ کریم ہے۔[2] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۵)

﴿۵﴾ حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی کہ اے ذر بن عمر! خدا عزوجل تجھ پر رحمت کرے مجھے اس کی امید ہے اور خدا عزوجل تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش! مجھے خبر ہوجاتی کہ تو نے خدا عزوجل سے کیا کہا اور خدا عزوجل نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ! عزوجل میرا بیٹا ذر، تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا اور تو نے اس کی روزی اور عمر پوری کردی اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! عزوجل میں نے اس پر اپنی اور تیری اطاعت لازم کردی تھی، اور اے اللہ! عزوجل تو نے میری مصیبت پر اجر کا وعدہ فرمایا ہے تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچالے۔

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان اقاویلهم عند موت الولد، ج۵، ص۲۴۱

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان اقاویلهم عند موت الولد، ج۵، ص۲۴۱

اس دعا پر حاضرین کو رقت طاری ہوگئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے ذر! تیرے بعد اب میرا کوئی خاص باقی نہیں رہ گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے مجھے کسی انسان کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے، اے بیٹا! اب ہم تجھے چھوڑ کر جارہے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ: حضرت عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باپ کا نام بھی ذر تھا اور ان کے بیٹے کا نام بھی ذر تھا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۱۵)

﴿۶﴾ بصرہ کی ایک صابرہ عورت

بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ تیرے چہرے پر عجیب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے تو عورت نے کہا: غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہوگا۔

سنو! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے، جو ہر وقت میرے سامنے کھیلتے رہتے تھے، بقرہ عید کے دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے نے دیکھ لیا تھا تو اس نے میرے چھوٹے لڑکے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلادوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی، یہ کہا اور چھری لے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کردیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مرگیا۔ اے شخص! ایک ہی دن دونوں بیٹے اور شوہر کی موت کا غم مجھ پر پڑ گیا۔ اب میں دنیا

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان اقاویلهم عند موت الولد، ج۵، ص ۲۴۱

میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت پر گریہ وبکا کرکے نہ غم منایا نہ کوئی ناشکری کا لفظ زبان سے نکالا۔[1]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۵)

دنیا کی کنجی

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں: دنیا کی کنجی شکم سیری اور آخرت کی کنجی بھوک ہے۔ (نزھۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۷۷)

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ بروز قیامت کوئی عمل ضرورت سے زیادہ کھانے کو ترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیونکہ یہ سنت نبوی ہے ﴿۲﴾ سمجھدار لوگ دین و دنیا میں بھوک کو بہت زیادہ نفع بخش قرار دیتے ہیں ﴿۳﴾ آخرت کے طلبگاروں کے لیے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں نقصان دہ نہیں سمجھتا ﴿۴﴾ علم وحکمت کو بھوک میں اور گناہ وجہالت کو شکم سیری میں رکھا گیا ہے ﴿۵﴾ جو اپنے نفس کو بھوکا رکھتا ہے اس سے وسوسے ختم ہو جاتے ہیں ﴿۶﴾ بندہ جب بھوکا، بیمار اور امتحان میں مبتلا ہوتا ہے اس وقت اللہ عزوجل کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے مگر جسے اللہ عزوجل چاہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۹۱)

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیدنا یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص ۵۹) (فیضان سنت، ج ۱)

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلھم عند موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

﴿۴﴾ اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت واہمیت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لم یبق من النبوة الا المبشرات قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرؤیا الصالحة یراھا الرجل المسلم او تری له (1)

نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے تو صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ مبشرات کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ''اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔'' (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۹۴ بحوالہ بخاری)

تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ واللّٰه تعالیٰ ھوالموفق

﴿۱﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، الحدیث: ۶۹۹۰، ج۴، ص۴۰۴۔
مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرؤیا، الفصل الاول، الحدیث: ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ج۲، ص ۱۵۶

کردیا۔(1) (احیاء العلوم ج۴ص۴۳۱)

﴿۲﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش! میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے اور اگر میں نے اپنے رب عزوجل کو رءوف ورحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔(2) (احیاء العلوم ج۴ص۴۳۰)

﴿۳﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خواب میں تشریف لائے تو میں (حضرت علی) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر دعا کرو۔ میں نے کہا: یا اللہ! عزوجل تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے بدتر آدمی عطا فرما چنانچہ

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة فی الاخرة،ج٥،ص٢٦٤

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة فی الآخرة،ج٥،ص٢٦٣

اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۰)

﴿۴﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن انا للّٰہ پڑھتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ایک شیشی میں خون لیے فرمارہے ہیں کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اوران کے رفیقوں کا خون ہے جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے لے جارہا ہوں، چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آ گئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء شہید کر دیئے گئے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۱)

﴿۵﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی وحضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا اور ایک گھر میں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں سے یہ کہتے ہوئے

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة فی الآخرة،ج۵،ص۲۶۳

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة فی الآخرة،ج۵،ص۲۶۳

نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہو گئی اس کے بعد، میں نیند سے بیدار ہو گیا۔[1]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۱)

﴿۶﴾ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو یعقوب قاری دقیقی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت لمبے آدمی ہیں جن کا رنگ گندمی ہے اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں تو میں نے ان کے سامنے آ کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا عزوجل کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو اور تم کسی حال میں بھی خدا عزوجل سے اپنی امیدواری کو مت کاٹو۔[2]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۳)

﴿۷﴾ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ ''الحمد للہ'' میری مغفرت ہو گئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہو گی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة فی الآخرة،ج۵،ص۲۶۳

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات المشائخ، ج۵،ص۲۶۷

علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔[1] (اولیاء رجال الحدیث ص ۳۰)

﴿۸﴾ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم مجھے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے پر پہنچا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا جنازہ جا رہا تھا میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خبر دینے جاتا ہوں تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے پاس گیا اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا بار بار انا للّٰہ پڑھتے رہے اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے! میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا پھر فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک محل تیار ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لیے بنا ہے ان کی اچھی تعلیم اور تعلیمِ دین کے شوق کے صلہ میں، اور انہوں نے لوگوں کی ایذاؤں پر صبر کیا اس کے اجر میں خدا عزوجل نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ۵ ربیع الاول ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔[2] (اولیاء رجال الحدیث واحیاء العلوم ج ۴)

﴿۹﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کو خواب

---

1 ...... الطبقات الکبری للشعرانی، ج ۱، ص ۷۷

2 ...... تاریخ بغداد، یعقوب بن ابراھیم، ج ۱۴، ص ۲۶۲

میں دیکھا اور پوچھا کہ کون سے عمل پر آپ کی مغفرت ہوگئی؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کلمہ اللہ تعالیٰ کو پسند آ گیا اور اسی پر میری مغفرت ہوگئی اور وہ کلمہ وہی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ دیکھ کر پڑھا کرتے تھے: سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ (پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے)۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۳۳)

﴿۱۰﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو ان کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے مجھے سونے کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چمکدار موتیوں کو نثار فرمایا۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ص۴۳۳)

﴿۱۱﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کررہا ہے کہ ان اللّٰہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران علی العلمین و اصطفی الحسن البصری علی اھل زمانہ ''کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۶

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۷

کوسارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے۔[1]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۳)

﴿۱۲﴾ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

استاذ المحدثین حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم پل صراط اور دوسرا قدم جنت میں رکھا اور حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ کر آتے جاتے رہتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے ہیں کہ

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝[2] ان نعمتوں جیسی نعمت کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل میلاپ کم رکھو اور قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲٦۷

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ٦۱)

نظرت اِلی ربی کفاحا فقال لی   هنیئًا رضائی عنك یا ابن سعید

میں نے اپنے رب کا آمنے سامنے دیدار کیا، تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو

قد کنت قواما اذا اظلم الدجی   بعبرۃ مشتاق وقلب عمید

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

فدونك فاختر ای قصر اردته   وزرنی فانی منك غیر بعید

تم جون سا محل چاہو اپنے لیے چن لو اور تم میری زیارت کرتے رہو کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔(1) (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۲ وغیرہ)

﴿۱۳﴾ حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبار اولیاء میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حج کے دوران ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے ہر سکون و حرکت میں لگاتار درود شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں، میں نے اس سے اس کا راز پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیند آ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی تو وہ واقعی

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۵، ۲۶۶

مردہ پڑے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا تو میں بے حد ڈرا اور نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہو گیا اور اسی فکر و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار حبشی لوہے کے چار ستون لیے میرے باپ کے سرہانے کھڑے ہیں۔ اچانک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی سبز لباس میں آ گئے اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشن ہو گیا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ میں تمہارا نبی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور نہایت گورا ہو گیا تھا اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۱)

﴿۱۴﴾ حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کہو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں نہر نکالنے پر خرچ کیے ہیں تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اخراجات کا ثواب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جن کی رقمیں شاہی خزانہ میں تھیں جس سے میں نے نہر بنوائی تھی۔ میری مغفرت تو میری اچھی نیت کی بدولت ہوئی اور یہ بھی منقول ہے کہ

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن،بیان منامات تکشف عن احوال الموتی ...الخ، ج۵، ص۲۶۳

زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں ان چار کلمات کی وجہ سے بخش دی گئی جن کو زندگی میں بطور وظیفہ روزانہ پڑھا کرتی تھی اور وہ یہ ہیں: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَفْنِیْ بِهَا عُمُرِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَدْخُلُ بِهَا قَبْرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْلُوْبِهَا وَحْدِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْقٰی بِهَا رَبِّیْ۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۳۲)

﴿۱۵﴾ حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں آپ نے ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے تو کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب عزوجل نے جو غفور ورحیم ہے مجھے بخش دیا اور تم ایوب محدث کو قرآن مجید کی یہ آیت سنا دینا کہ

لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ[2] یعنی اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوجاتے تو اس وقت تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیل ہو جاتے۔

(احیاء العلوم ج۴ص۴۳۳)

﴿۱٦﴾ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جلیل القدر شاگرد اور مشہور تارک الدنیا عبادت گزار بزرگ ہیں جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦۵

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔ (پ۱۵، بنی اسرآءیل:۱۰۰) واحیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦٦

مشائخ نے اس رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جارہی ہے اور ہر طرف نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ تو مشائخ نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے تو آواز آئی کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوگئی ہے۔ ہر طرف فرشتوں کا ہجوم، یہ آرائش اور چہل پہل ان کی روح کی آمد آمد کے لیے ہے۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ص۴۳۳)

﴿۱۷﴾ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے محبّ اور محبوب شاگرد اور رئیس الفقہاء استاذ المحدثین ہیں۔ علامہ ابن راشد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو وفات پا گئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت ہوگئی۔ پھر میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ واہ واہ!

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ؕ[2]

وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا کا انعام ہے یعنی انبیا اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں

(احیاء العلوم ج۴ص۴۳۳)

---

1 ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦٧

2 ……ترجمۂ کنزالایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ۵، النسآء: ٦٩) واحیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦٧

﴿۱۸﴾ حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعض مشائخ نے حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، یہ اپنے دور کے مشہور ممتاز اولیاء میں سے ہیں، لوگوں نے خواب میں ہی پوچھا کہ آپ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آ گئی ہوتی تو میں تم کو جنت ہی کے سپرد کر دیتا اور تم کو میرا وصال نصیب نہ ہوتا۔[1] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۱)

﴿۱۹﴾ حضرت ورقاء بن بشر حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو بکر بن ابو مریم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ورقاء بن بشر حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا، اور پوچھا کہ خدا عزوجل کے ساتھ ان کا معاملہ کیا اور کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی مشقتوں کے بعد میری نجات ہوگئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ ''دن رات خداعزوجل کے خوف سے رونا۔''[2]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۳)

﴿۲۰﴾ حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ جیش بن مبشر کہتے

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲٦٤

[2] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲٦٧

ہیں کہ میں نے حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہوگئی، اور دو مرتبہ مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحیی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔[1] (تہذیب التہذیب وغیرہ)

﴿۲۱﴾ حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میرا نام ''تقویٰ'' ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر غمگین دل میں، پھر وہ مڑا تو ایک بدشکل اور بہت کالی عورت نظر آئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ ''بدکاری'' تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے اترانے والے کے دل میں۔ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا اور میں نے خدا عزوجل سے یہ عہد کرلیا کہ اب زندگی بھر میں سوائے بے اختیاری ہنسی کے کبھی نہیں ہنسوں گا۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۲)

1 ......تهذيب التهذيب، ج۹، ص۳۰۳

2 ......احياء علوم الدين، كتاب ذكر الموت وما بعده، الباب الثامن، بيان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۵

﴿۲۲﴾ حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو مارنے کے لیے اپنی لاٹھی اٹھائی مگر وہ بالکل خوفزدہ نہیں ہوا تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے سنی کہ اے ابوسعید خراز! یہ ابلیس ہے یہ لاٹھی ڈنڈے سے نہیں ڈرتا ہے یہ تو بس اس شخص سے کانپتا ہے اور لرزتا ہے جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے، اور ابوسعید خراز نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے اور میں اس وقت کوئی راگ گا رہا تھا اور سینہ کوٹ رہا تھا تو حضور نے فرمایا کہ اے ابوسعید! اس کا شر اس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۲)

﴿۲۳﴾ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لونڈی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہوگئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا عزوجل سے زار زار رو رہے تھے، اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمالِ محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۲)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦٥

2 ......المرجع السابق

﴿۲۴﴾ حضرت یحیی بن سعید قطان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

زبیر بن نعیم بابی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یحیی بن سعید قطان محدث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بدن پر ایک کرتا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب من اللہ العزیز الحکیم براء ۃ لیحی بن سعید القطان من النار [1] یعنی خداعزوجل کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یحیی بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے۔(تہذیب التہذیب)

﴿۲۵﴾ حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عظمت اور انکی جلالت شان کا کیا کہنا! دیکھو ہماری کتاب ''اولیاء رجال الحدیث'' ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ انا فی روح وریحان وجنۃ نعیم یعنی میں آرام اور راحت اور خوشبو اور نعمتوں کی جنت میں ہوں۔[2] (بستان المحدثین)

﴿۲۶﴾ حضرت منصور بن اسمعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بزار محدث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کرلیا ان سب گناہوں کو اللہ تعالٰی نے معاف فرمادیا لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہ کرسکا تو خداوند کریم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔

---

1 ......سیراعلام النبلاء، الطبقة التاسعة، یحییٰ القطان، ج۸،ص۱۱٦

2 ......بستان المحدثین، ص ۱۹۰

تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا تو وہ مجھے بہت اچھا لگا تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۳۱)

﴿۲۷﴾ حضرت ابو جعفر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا۔ پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ہاتھ دھلایا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھلایا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ المرء مع من احب[2] (آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے۔)؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔[3] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۳۱)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص ۲٦٤

2 ......صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من احب، الحدیث ٢٦٤٠، ص ١٤١٩

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص ۲٦٤

﴿۲۸﴾ حضرت عبداللہ بن عون خزاز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت محمد بن فضاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو کیونکہ وہ محبوب الٰہی ہیں۔[1] (تہذیب التہذیب)

﴿۲۹﴾ حضرت صالح بن مبشر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غمگین رہا کرتے تھے اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آ کر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ

مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ[2]	یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالٰی کا انعام ہے۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ۔

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔[3] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۱ و۴۳۲)

---

1 ...... تهذيب التهذيب، ج٤، ص٤٢٥

2 ...... ترجمۂ کنزالایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ (پ۵، النسآء: ٦٩)

3 ...... احياء علوم الدين، كتاب ذكر الموت وما بعده، الباب الثامن، بيان منامات المشائخ، ج٥، ص٢٦٤

﴿۳۰﴾ حضرت یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں نے امام اوزاعی (محدث شام) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں خدا عزوجل کا مقرب بن جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور غمگین رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں دیکھا۔ یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت عمر دراز اور بہت ہی بوڑھے تھے۔ وہ ہر وقت خوفِ خدا سے رویا کرتے تھے، یہاں تک کہ روتے روتے وہ نابینا ہو گئے تھے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۳۲)

﴿۵﴾ غلبۂ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ الیأس من رحمة الله کفر یعنی خدا عزوجل کی رحمت سے بالکل ہی ناامید ہو جانا اور اپنی مغفرت سے مایوس ہو جانا کفر ہے، اور و کذا الامن من عقوبته کفر یعنی اللہ تعالٰی کے عذاب سے بے خوف اور نڈر ہو جانا بھی کفر ہے۔[2]

ایمان کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے۔ بزرگانِ سلف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں جن پر خوف خداوندی عزوجل غالب رہا ہے اور وہ غلبہ خوف میں بڑے بڑے عبرت خیز و رقت انگیز کلمات بولتے رہے، آپ بھی ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

---

1 ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج٥، ص٢٦٤

2 ……شرح ملاعلی القاری علی الفقه الاکبر، ص١٤٩

﴿۱﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوف الٰہی عزوجل کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں تیری ہی طرح کا ایک پرندہ ہوتا اور انسان نہ ہوتا۔ (تاکہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے بچ جاتا)(1)

(احیاء العلوم ج۴ ص۱۵۹)

﴿۲﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا عزوجل کا خوف غالب تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت سن کر بے ہوش ہو جاتے اور کئی کئی دنوں تک ان پر غشی کا دورہ پڑتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کی عیادت (بیمار پرسی) کے لیے جایا کرتے تھے۔ اور ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش! میں بجائے عمر ہونے کے یہ تنکا ہوتا۔ کبھی فرماتے کہ کاش! میں کوئی قابلِ ذکر شخصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش! عمر کی ماں عمر کو نہ جنتی اور منقول ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے میں آنسوؤں کے بکثرت بہنے کی وجہ سے دو کالی لکیریں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ اِذَا الشَّمْسُ کی تلاوت کی اور جب وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِـرَتْ (2) کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوفِ الٰہی عزوجل طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعين والسلف الصالحين فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٦

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۱۰)

دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورۃ الطور پڑھ رہا تھا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۝ [1] کی آیت سنی تو گدھے سے اتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے اور لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے مگر کسی کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۳﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز پڑھ کر بے قراری کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جس حال میں دیکھا ہے آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال پراگندہ اور چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے خوفی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خوف خداوندی عزوجل کا اثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے۔ (پ۲۷، الطور:۷)

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٦

یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۴﴾ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح صحابی فاتح شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابوعبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا ہوتا جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے اوراس کا گوشت کھا کراس کا شوربا پی لیتے۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۵﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بلند مرتبہ صحابی ہوتے ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں آدمی نہ ہوتا بلکہ میں راکھ ہوتا جو ہواؤں میں اڑا دیا جاتا۔(تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ جاتا۔)[3]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۶﴾ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشہور صحابی ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الٰہی

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف،ج٤،ص٢٢٦

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف،ج٤،ص٢٢٧

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف،ج٤،ص٢٢٧

عزوجل کا ایسا غلبہ تھا کہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں رکھتے تھے، اگر کبھی کوئی آیت سن لیتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے اور کئی کئی دن بے ہوش رہا کرتے تھے۔ ایک دن قبیلہ خثعم کا ایک قاری آیا اور اس نے یہ آیت تلاوت کر دی۔

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًاO لا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًاO [1]

(جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) ہم قیامت کے دن متقی لوگوں کو مہمانوں کی صورت میں رحمٰن کے دربار میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہانک کر جہنم کی طرف پیاسا لے جائیں گے (پ۱۶، مریم آیت ۸۶)

آیت سن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں تو متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، بلکہ میں تو مجرمین میں سے ہوں۔ اے قاری! اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور فوراً آپ کی وفات ہو گئی۔ [2] (احیاء العلوم ج۴ ص۱۶۰)

﴿۷﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب بھی نماز کے لیے وضو کرتے تو خوفِ خداوندی سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا تو گھر والوں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟ کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس قدر ڈر جاتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کانپنے لگتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔ (پ۱۶، مریم: ۸۵، ۸۶)

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج۴، ص۲۲۷

کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے نماز میں کھڑا ہونے والا ہوں۔[1]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۸﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک آدمی کو زور سے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے فرمایا کہ اے نوجوان! کیا تو پل صراط پر سے گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں پھر پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پھر یہ ہنسی کیسی اور کس بنا پر ہے؟ تو اس نوجوان پر یہ اثر ہوا کہ پھر وہ زندگی بھر کبھی نہیں ہنسا۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۹﴾ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک لڑکی کو دیکھا وہ کعبہ معظّمہ کے پردوں سے چمٹی ہوئی رو رہی ہے کہ یارب! عزوجل بہت سی شہوتوں کی لذتیں جاتی رہیں اور ان کی سزائیں میرے سر پر رہ گئیں، اے میرے رب! کیا جہنم کے سوا مجھے سزا دینے کی اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے! وہ لڑکی ساری رات صبح تک اپنی جگہ پر بیٹھی روتی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سن کر اپنا سر پکڑ لیا اور میری

---

1. ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٧
2. ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٧

چیخ نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں مالک بن دینار کو روئے۔ (یعنی مالک بن دینار مر جائے)[1] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۱۰﴾ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو، جنت سے زیادہ اچھا مکان اور کون سا ہوگا؟ مگر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ جو کچھ ہوا اسی جگہ ہوا اور عبادت کی کثرت پر غرور نہ کرو، ابلیس سے بڑا کون عابد ہوگا مگر اس کو کیا ملا؟ اور علم کی زیادتی پر گھمنڈ نہ کرو دیکھو بلعم بن باعوراء کو خدا عزوجل کا اسم اعظم معلوم تھا مگر اس کا کیا انجام ہوا؟ کہ وہ کافر ہوگیا اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آ گئی اور نیکوں کی زیارت سے بھی فریب نہ کھاؤ، دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا صحبت بھی اٹھائی، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۰)

﴿۱۱﴾ حضرت سری سقطی وعطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

یہ دونوں اولیاء کاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے ہیں، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ اپنی ناک کو بغور دیکھتا ہوں کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا منہ کالا تو نہیں ہوگیا؟

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٧

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص٢٢٨

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ آسمان کی طرف دیکھا نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا تو خوف سے کانپ کر گر پڑے اور ان کی آنت اتر آئی اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا عزوجل کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں مسخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔[1] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۶۱)

﴿۱۲﴾ حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝[2] (پ۲۲ الاحزاب آیت ۶۶)

جس دن ان کے چہرے جہنم میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ کاش! ہم لوگوں نے اللہ و رسول کی اطاعت کر لی ہوتی۔

یہ آیت سن کر وہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اے صالح! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ زیادہ پڑھیے کیونکہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعين والسلف الصالحين فی شدة الخوف، ج ٤، ص ٢٢٨

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ (پ ٢٢، الاحزاب: ٦٦)

کرتا ہوں تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ أُعِيْدُوْا فِيْهَا (1) (پ۲۱،السجدۃ آیت۲۰) جب جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے۔

اس آیت کو سن کر وہ عابد زمین پر گر پڑے اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ [2]

(احیاء العلوم ج۴ص۱۶۱)

یہی صالح مری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السماک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جو نامور محدث اور باکمال واعظ و عابد تھے ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عجائب مجھے دکھلایئے تو میں ان کو محلّہ کے ایک چھپر میں لے گیا تو وہاں ایک آدمی ٹوکری بنا رہا تھا تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ [3] (پ۲۴،المومن۷۲) جب ان (جہنمیوں) کی گردن میں طوق اور زنجیریں ہوں گی وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔

تو آیت سن کر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا پھر اس کو

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے۔ (پ ۲۱ ،السجدة : ۲۰)

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف،ج٤،ص۲۲۹

3 ......ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں، گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔(پ ۲٤ ،المؤمن: ۷۱،۷۲)

اس کے حال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی، تو وہ بھی چیخ مار کر بے ہوش ہوگیا۔ پھر ہم لوگ تیسرے عابد کے پاس گئے تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی:

ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ۝[1] (پ۱۳ ابراہیم آیت۱۴)

یہ اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

تو وہ بھی چیخ پڑے اور ان کے نتھنوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت پت ہوگئے، یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی، اسی طرح میں نے ابن السماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو چھ عابدوں کے پاس پھرایا اور جس کے سامنے میں نے آیت پڑھ دی وہ بے ہوش ہوگیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا تو ایک عورت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو بلایا جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہ ہوئی تو میں نے زور سے چلا کر کہا کہ ان للخلق غدا مقاما (یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا۔) تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے؟ پھر وہ منہ کھولے اور آنکھ پھاڑے مبہوت بنا رہا اور اوہ اوہ ! کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی بیوی نے ناراض ہوکر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتوں عابدوں کا حال معلوم کیا تو پتا چلا کہ تین تو ہوش میں آگئے اور تین وفات پاگئے اور ساتواں جو بوڑھا تھا

---

[1]......ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔(پ۱۳، ابراھیم:۱۴)

تین دن تک اس طرح مبہوت و حیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۱)

﴿۱۳﴾ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت ہی نامور شیخ الحدیث تھے، اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق خوف نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے روبرو کلمہ حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے اور اس قدر بارعب تھے کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا مگر خوف خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لپیٹ کر رکھ دیتے اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خداعزوجل سے ڈرنے والوں کی نیندیں اڑادی ہیں پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے اور نماز فجر ادا کر کے اپنے مصلی پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۳)

﴿۱۴﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

خلیفۂ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی لونڈی نیند سے بیدار ہوئی اور کہا کہ اے امیر المومنین! رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا کہ بیان کرو تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے تو بنی امیہ کا خلیفہ عبدالملک

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص ٢٣٠

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج٤، ص ٢٣١

لایا گیا وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبدالملک لایا گیا تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا ؟ تو لونڈی بولی کہ پھر خلیفہ سلیمان بن عبدالملک لایا گیا تو وہ بھی تھوڑی دور پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آگے کا حال جلد بیان کر تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے قسم کھا کھا کر کہنے لگی کہ آپ سلامتی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برابر پاؤں پٹخ پٹخ کر چیخ مارتے اور روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔[1] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۶۳)

﴿۱۵﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک شخص نے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کیا حال ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی اور ہر آدمی ایک تختہ سے چمٹا ہوا بہنے لگا تو بتاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا ؟ تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے حد خوف ناک حال میں انتہائی مبہوت و حیران ہوں گے تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا حال اس قوم

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج ٤، ص ٢٣١

سے بھی زیادہ خوف ناک وحیران کن ہے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۱۶۲)

اللہ اکبر! یہ ہے علم وعمل کے پہاڑوں اورآسمان ولایت کے چمکتے تاروں کا حال کہ یہ مقدس بندگانِ خدا اپنے علم وعمل کی عظمت کے باوجود کس حالت میں رہتے تھے اور خوفِ خداوندی عزوجل کے جذبات سے مغلوب ہوکر کیا کیا اور کیسے کیسے دل ہلا دینے والے کلمات بولا کرتے تھے! ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس بزرگوں کا حال بہت ہی عبرت انگیز ونصیحت آموز ہے۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق

یاالٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں — اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجٰی کا ساتھ ہو
یاالٰہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش)

﴿۶﴾ قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟

﴿۱﴾ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تو کس فریب میں پڑا رہا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میں فتنہ کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں تو کس گھمنڈ میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو اگر مردہ نیک وصالح ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور بری بری

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج۴، ص۲۳۱

باتوں سے لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر قبر کہتی ہے کہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے پاس ہریالی لاؤں گی اور اس کا بدن نور ہو کر مجھ سے نکلے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے دربارِ رحمت تک رسائی حاصل کرے گی۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۲۳)

﴿۲﴾ عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے بوقت دفن قبر کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں بے کسی کا گھر ہوں اگر تو اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار تھا تو آج میں تیرے لیے رحمت بن جاؤں گی اور اگر تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب بن جاؤں گی، میں وہ جگہ ہوں کہ خدا عزوجل کے فرمانبردار بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مسرور ہو کر نکلتے ہیں اور خدا عزوجل کے نافرمان بندے مجھ میں داخل ہو کر رنجیدہ وغم زدہ ہو کر نکلتے ہیں۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ ص۴۲۳)

﴿۳﴾ محمد بن صبیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو دوسرے مردے اس سے کہتے ہیں کہ اے شخص! کیا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں حاصل کی۔ ہمارے تو اعمال ختم ہو چکے تھے لیکن تو زندہ تھا اور تجھ کو کافی مہلت ملی لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پکڑی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے حالانکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء واحباب

---

1 ......اتحاف السادة المتقين، كتاب ذكر الموت وما بعده، الباب السابع، ج١٤، ص٣٢٩

2 احياء علوم الدين، كتاب ذكر الموت وما بعده، الباب السابع فى حقيقة الموت ...الخ، ج٥، ص٢٥٢

لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص۴۲۳)

﴿٤﴾ حضرت کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ مردہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے تو بہت گھبراتا ہے اس وقت اس کے اعمال صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز آ کر کھڑی ہو جاتی ہے کہ ہٹو تم کچھ نہیں کر سکتے، اس نے نمازوں میں بہت لمبا لمبا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں تو روزہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہٹو تمہیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا عزوجل کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں تو حج و جہاد راستہ روک لیتے ہیں کہ اس نے خدا عزوجل کے لیے اپنے بدن کو بڑی تھکن میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور رحمت کے فرشتے آ جاتے ہیں اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر میں ایک قندیل جلا دی جاتی ہے جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔[2]

(احیاء العلوم ج۴ص۴۲۳و۴۲۴)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السابع فی حقیقة الموت...الخ، ج٥، ص٢٥٣

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السابع فی حقیقة الموت...الخ، ج٥، ص٢٥٣

﴿۷﴾ قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذابِ قبر حق ہے، جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذابِ قبر کیونکر اور کس کس طرح ہوتا ہے اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

حدیث : ۱

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک خچر پر سوار ہو کر بنی نجار کے باغ میں گزرے اور ہم لوگ ہمراہ تھے تو ناگہاں خچر اس طرح بدک گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گرادینے کے قریب ہو گیا، اچانک وہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب سنادے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو، تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خداعزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خداعزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی فتنوں سے پناہ مانگو تو سب نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے خداعزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ فتنہ دجال سے پناہ مانگو تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے فتنوں سے خداعزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔[1] (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵ بحوالہ مسلم)

حدیث : ۲

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں دو فرشتے (منکرونکیر) آتے ہیں اور میت کو بیٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے لہذا اس کو جنتی بچھونے پر سلاؤ اور اس کو بہشتی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی نظر کی درازی بھر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکرونکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں۔ پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر بھیجے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا۔ تو آسمان سے ایک

---

[1]......صحیح مسلم، کتاب الجنة،باب عرض مقعدالمیت،الحدیث:۲۸۲۷،ص۱۵۳٤۔
مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الاول، الحدیث: ۱۲۹، ج ۱، ص ٤٦

فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے لہٰذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھاؤ اور اس کو جہنمی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو تو اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی طرف ہو جاتی ہیں اور اس کے اوپر ایک اندھا بہرا (فرشتۂ عذاب) لوہے کے ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پہاڑ کو مارے تو پہاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے، اسی گرز سے وہ فرشتۂ عذاب اس مردہ کو ایسی مار مارتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسانوں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔[1] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵ و ص ۲۶ بحوالہ ابوداود)

حدیث :۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ننانوے اژدہے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور وہ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اژدھا ایک مرتبہ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی سبزی نہ اُگائے گی۔[2] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲)

حدیث :٤

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دفن میں گئے جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نماز جنازہ پڑھا چکے اور

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب السنۃ،باب فی المسألۃ فی القبر،الحدیث:٤٧٥٣،ج٤، ص٣١٦۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان،باب اثبات عذاب القبر،الفصل الثانی، الحدیث ١٣١،ج١،ص٤٦

2 ......سنن الدارمی، کتاب الرقائق،باب فی شدۃعذاب النار،الحدیث:٢٨١٥،ج٢، ص٤٢٦۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان،باب اثبات عذاب القبر،الفصل الثانی،الحدیث ١٣٤،ج١،ص٤٧

وہ قبر میں اتارے گئے اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور ہم بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے تو کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادی۔[1] (مشکوٰۃ ج ا ص ٢٦)

حدیث : ٥

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی صاحبزادی بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دفن میں تشریف لے گئے اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں تو جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کی قبر میں اترے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ انور زرد ہو گیا، پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ انور چمکنے لگا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دبوچا تو مجھے دبوچنے اور عذابِ قبر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آ کر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ اطمینان ہو گیا۔ قبر کا دبوچنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔[2] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۸)

---

1 ......المسند للامام احمدبن حنبل، مسند جابربن عبداللہ، الحدیث: ١٤٨٧٩، ج٥، ص١٤٢۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الثالث، الحدیث ١٣٥، ج١، ص٤٧

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السابع، بیان سوال منکر ونکیر...الخ، ج٥، ص٢٥٩

﴿۸﴾ اموات کو سلام وثواب کس طرح پہنچتا ہے؟

اس پر اہلِ سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعا و ایصالِ ثواب مردوں کو پہنچتا ہے اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے، ہدایہ شریف میں ہے کہ الاصل فی ھذاالباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ اوصوما اوصدقۃ اوغیرھا عنداھل السنۃ والجماعۃ۔[1] (ہدایہ ج ۱ ص۲۷۶ باب الحج عن الغیر) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا دے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو، یہ اہلِ سنت و جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس سلسلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے امید ہے کہ ان سے ہر طالب حق کو روشنی ملے گی۔

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کرلیا کہ اے اللہ! عزوجل اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اور اس کی مہمانی باعزت فرما اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے، اور اس کو اس کے گھر کے بدلے میں اس سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما اور اس کو

---

1 ......الھدایۃ، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۱، ص۱۷۸

جنت میں داخل فرما اور عذابِ قبر وعذاب جہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔ اس دعائے نبوی کو سن کر حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہوگئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔[1] (مشکوٰۃ ج ۱ص ۱۴۵)

﴿۲﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر انور کے پاس آ کر اس طرح کھڑے ہوتے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے پھر وہ سلام عرض کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔[2]
(احیاء العلوم ج ۴ص ۴۱۷)

﴿۳﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر گزرے اور سلام کرے تو دنیا میں اس سے جان پہچان رہی ہو یا نہ رہی ہو ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔[3]
(احیاء العلوم ج ۴ص ۴۱۷)

﴿٤﴾ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ایک تابعی بزرگ ہیں اور علم حدیث وفن قرأت کے ایک عظیم استاذ ہیں۔

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعا للمیت فی الصلاۃ، الحدیث: ۹۶۳، ص ۴۷۹۔
مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازۃ، الحدیث: ۱۶۵۵، ج ۱، ص ۳۶۱

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت وما یتعلق بہ، ج ۵، ص ۲۴۳

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت وما یتعلق بہ، ج ۵، ص ۲۴۴

یہ کہتے ہیں کہ میں نے سینکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس جایا کرتے تھے۔[1]

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۷)

﴿۵﴾ حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بہت ہی عظیم المرتبت محدث ہیں اور عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سو رکعت نوافل اور ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ ۱۸۰ھ میں ان کا وصال ہوا، ان کا بیان ہے کہ طاعون (پلیگ) کے زمانے میں ایک آدمی روزانہ قبرستان جایا کرتا تھا اور جنازوں پر نماز پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وحشت کا مونس بنائے اور تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس ضرورت سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں تو ان لوگوں نے بتایا کہ روزانہ تمہاری دعائیں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہم لوگوں کے پاس نہیں آیا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگنا نہیں چھوڑا۔[2] (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۷)

---

1. ...... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت وما یتعلق بہ، ج۵، ص۲۴۳

2. ...... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت وما یتعلق بہ، ج۵، ص۲۴۴

﴿٦﴾ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

علی بن موسیٰ حداد کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھ ایک جنازہ میں گیا اور محمد بن قدامہ جوہری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہوگئی تو ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس سے کہا کہ اے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر آئے تو محمد بن قدامہ جوہری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کہا کہ آپ مبشر بن اسمٰعیل حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا کہ وہ قابلِ بھروسا اور ثقہ محدث ہیں۔ تو محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا کہ وہ حدیث میں آپ کے استاذ بھی ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا کہ جی ہاں تو محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا کہ مجھے مبشر بن اسمٰعیل حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ دفن کے بعد میرے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھی جائیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو وصیت کرتے سنا ہے، یہ سن کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علی بن موسیٰ حداد کو بھیجا کہ جا کر اس نابینا سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ص ۴۱۸)

﴿٧﴾ حضرت محمد بن احمد مروزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو

[1]......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت وما یتعلق بہ، ج٥، ص٢٤٥

یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم لوگ قبرستان جاؤ تو سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللّٰہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو تو اس کا ثواب تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۸)

﴿۸﴾ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے مشہور عابد بھی ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں شام سے بصرہ جاتے ہوئے ''خندق'' میں اتر پڑا اور وضو کر کے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحبِ قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو اور ہم عمل نہیں کرتے۔ سن لو! تمہاری دو رکعتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والوں سے ہمارا اسلام کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پہاڑوں کے مثل عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۸)

﴿۹﴾ حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

ابوبکر رشیدی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سعید صفار رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے تو ہم تو نہیں بدلے مگر

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان زیارة القبور والدعاء للمیت وما یتعلق به، ج۵، ص۲۴۵

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان زیارة القبور والدعاء للمیت وما یتعلق به، ج۵، ص۲۴۵

تم بدل گئے۔میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کوان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا اور کچھ ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا لیکن اس جمعہ کو میں نہیں جا سکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہوگئی ہے۔[1] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۲۳)

﴿۱۰﴾ حضرت بشار بن غالب نجرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں۔تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر نور کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سرپوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی۔ ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔[2] (احیاء العلوم ج۴ ص۴۱۷)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده ، الباب الثامن،بیان منامات المشائخ، ج٥،ص٢٦٧

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده ، الباب السادس،بیان زیارة القبور والدعاء للمیت وما یتعلق به ،ج٥،ص٢٤٤

ضروری سبق

کاش! مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہوکر ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں وغیرہ اعزہ واقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں۔ نہ کبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں نہ صدقہ وخیرات اور نیاز وفاتحہ کے ذریعے کبھی ایصال ثواب کرتے ہیں نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں نہ محتاجوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم نہ ششماہی نہ برسی پر انہیں یادرکھ کر ان کی فاتحہ دلائیں بلکہ اب تو وہابیوں نے یہ غضب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز وفاتحہ کو قبر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کا اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ وتعلق کاٹ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سے زیادہ گھناؤنی مثال اور کیا ہوگی کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے وارث بن کر ان کی جائیدادوں پر تو قابض ہوکر مزے اڑا رہے ہیں مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کرکے ان کی روحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت ومشقت اٹھا کر ان مکانوں اور جائیدادوں کو بنایا ہوگا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہوکر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے رہیں۔

قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ ﴿٦٠﴾ (1) یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے

ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھر وہ ہم کو مکان و جائیداد دے گئے تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ان کے احسانوں کا بدلہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں اور ان کے لیے دعاء و استغفار کرتے رہیں اور فاتحہ کے ذریعے ان کو ایصال ثواب اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے کہ وہ اپنے ماں، باپ، دادی، دادا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی فاتحہ وایصال ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

ع مانو نہ مانو آپ کو یہ اختیار ہے
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جائیں گے

وما علینا الا البلاغ وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

﴿۹﴾ حسابِ خداوندی کا کیا منظر ہوگا؟

خداوند قہار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتاب کا منظر بہت ہی مہیب اور بے حد خوفناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیبت ناک اور انتہائی خوفناک ہوں گے وہ اپنی کرخت آواز سے ڈانٹ کر جھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہوگا کہ

(1)......ترجمۂ کنزالایمان: نیکی کا بدلا کیا ہے مگر نیکی۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ٦٠)

الامان والحفیظ! سب سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی مقدس جماعت حساب فہمی کے لیے پیش ہوگی اور اللہ عزوجل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی عقلیں مبہوت ہوجائیں گی اوران کا علم اس قدر فراموش ہوجائے گا کہ وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ

یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوۡلُ مَاذَآ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ○ (1)

(یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ تو سب یہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں بیشک سب غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے

(پ ۷، المائدۃ آیت ۱۰۹)

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا مگر اس وقت شدت ہیبت اور جلال خداوندی کی دہشت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہوکر مبہوت ہوچکی ہوں گی اوران کا سارا علم فراموش ہوچکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں (2) جس وقت وہ قہار و جبار حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے یہ تہدید آمیز سوال

---

(1)......ترجمۂ کنز الایمان: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔ (پ۷، المآئدۃ: ۱۰۹)

(2)......صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت مبارکہ کے جزو قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا...الخ کے تحت فرماتے ہیں: انبیا کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرمادینگے۔ (خزائن العرفان)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: یہ جواب اول قیامت میں ادب

فرمائے گا

ءَ اَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِیۡ وَاُمِّیَ اِلٰـہَیۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ(1)

کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم لوگ مجھ کو اور میری والدہ کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو۔

تو اس سوال کی ہیبت وجلالت سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کئی برس تک مبہوت (حیران) ہو کر خاموش رہیں گے پھر جب انہیں قدرے سکون قلب نصیب ہوگا تو عرض کریں گے کہ

دربار کے لئے ہوگا یا ان کفار سے بیزاری اور شفاعت کے انکار کے لئے۔ پھر دوسرے وقت یہی نبی اپنی قوم کی شکایت فرمائیں گے۔ رب فرماتا ہے: وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا (پ۱۹، الفرقان: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا۔ لہٰذا اس آیت سے انبیاء کی بے علمی ثابت نہیں ہوتی نہ ان کا کذب لازم آتا ہے نیز آیات میں کسی قسم کا تعارض بھی نہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ انبیا کرام اپنی قوم کی تکالیف اور ان کی تکذیب کو بھول جاویں۔ قیامت میں تو ہر شخص کو دنیا کے کام یاد آجائیں گے۔ رب فرماتا ہے: یَوۡمَ یَتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰی (پ۳۰، النّزعٰت: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔ (نور العرفان) تفسیر نعیمی میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: نہ یہ مقصد ہے کہ وہ حضرات اس دن کی گھبراہٹ سے سب کچھ بھول گئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا، فرماتا ہے لَا یَحۡزُنُہُمُ الۡفَزَعُ الۡاَکۡبَرُ وَتَتَلَقّٰہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ؕ(پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے۔ اور فرماتا ہے: اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (پ۱۱، یونس: ۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (تفسیر نعیمی ج۷، ص۱۳۵) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(1)......ترجمۂ کنزالایمان: کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا۔

(پ۷، المآئدۃ: ۱۱۶)

سُبۡحٰنَکَ مَایَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَالَیۡسَ لِیۡ ٭ بِحَقٍّ ؕ اِنۡ کُنۡتُ قُلۡتُہٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَہٗ ؕ تَعۡلَمُ مَافِیۡ نَفۡسِیۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَافِیۡ نَفۡسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ○[1]

(پ ۷، المآئدۃ آیت ۱۱۶)

(اے اللہ) تو پاک ہے میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا

انبیاء اور رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس شدت حساب وسوال اور خداعزوجل کے غضب و جلال کو دیکھ کر تمام امتیں خوفزدہ ہوکر لرزاں و ترساں ہوجائیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں تو بہت سے فرشتے اس کی لگاموں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لائیں گے اور جہنم چیختی چنگھاڑتی اور شور مچاتی ہوئی آئے گی اور تمام خلائق اس کی چیخ و چنگھاڑ کو سن کر اس طرح سہم جائیں گی کہ خوف و ہراس سے بے خود ہوکر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کفار و مجرمین سے علیٰ رؤس الاشہاد (علی الاعلان) سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اعضاء ان کے کرتوتوں کو بیان کریں گے اور بھرے مجمع میں خوب رسوائیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے تو خداعزوجل کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا

---

[1] ......ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہونچتی اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔ (پ ۷، المآئدہ: ۱۱۶)

اور کچھ لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے تو ان لوگوں سے خدا عزوجل کے عدل کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖo فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیْرًا o وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًاo وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖo فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًاo وَّیَصْلٰی سَعِیْرًاo [1]

(پ۳۰ سورۃ الانشقاق)

تو وہ جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش و خرم ہو کر پلٹے گا اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

الغرض! خداوند قہار و جبار عزوجل کے دربار میں حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلسوز، بے حد خطرناک انتہائی روح فرسا و جان سوز ہے، ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور تمام مومنین اہلِ سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزار کر منزل مقصود پر پہنچائے اور جہنم سے نجات عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین بحرمة النبی الامین علیه الصلوة والسلام ابد الآبدین

برحمتك یاارحم الراحمین.

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شادشاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔(پ ۳۰، الانشقاق:۷۔۱۲)

﴿۱۰﴾ جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا؟

جہنم کے قیدی

جہنم چونکہ غضب خداوندی عزوجل اور اس کے عذاب وعتاب کا مظہر ہے اس لیے اس کے دروازے غضب الٰہی کے نشان ہیں جہنمیوں کو عذاب کے فرشتے گروہ در گروہ نہایت ذلت وحقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ اور کرخت آوازوں سے جانوروں کی طرح ہانکتے ہوئے جہنم کے پھاٹکوں کی طرف چلاتے ہوں گے اور جہنمی گروہ منہ لٹکائے نہایت ہی غمگین وحزین صورت بنائے جب کہ ان کے چہرے سیاہ اور خوف وہراس اور مایوسی ونامرادی کی وجہ سے ان پر دھوئیں اڑ رہے ہوں گے۔ شرم وندامت سے سر جھکائے آنکھیں نیچے کیے ہوئے جہنم میں داخل کرنے کے لیے لائے جائیں گے اور جیسے ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو پہلے فرشتوں کی لعنت وملامت اور ان کی دھتکار و پھٹکار سنیں گے۔ پھر عذاب جہنم کے فرشتے اپنی نہایت ہی سخت وکرخت آوازوں میں ڈانٹ کر ان سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا میں خداعزوجل کے رسول علیہم السلام تمہارے پاس تمہیں خداعزوجل کی آیتیں سنانے اور اس برے دن سے ڈرانے کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو سب جہنمی اپنی سہمی اور بھرائی ہوئی آوازوں سے اپنے جرم کا اقرار کریں گے، اور کہیں گے کہ کیوں نہیں اللہ عزوجل کے رسول علیہم السلام یقیناً ہمارے پاس آئے تھے اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو سمجھایا اور اس دن کے عذاب سے ہمیں ڈرایا تھا مگر ہماری شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں کو جھٹلایا جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر عذاب کی بات پوری ہو کر رہی۔ پھر عذاب کے فرشتے یہ

کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے کہ جاؤ اب جہنم میں چلے جاؤ جہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے اور یہ جہنم متکبروں کا اتنا برا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ برا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا، چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس ہولناک منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝[1]

(پ۲۴، الزمر آیت ۷۱۔۷۲)

اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر برحق ہوا فرمایا جائے گا چلے جاؤ جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے وہ متکبروں کا۔

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اترا فرمایا جائے گا داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا۔(پ ۲٤، الزمر: ۷۱۔۷۲)

جنت کے مہمان

جنتی اپنی اپنی سواریوں پر نہایت ہی احترام سے لائے جائیں گے وہ گروہ درگروہ جنت کی طرف تعظیم وتکریم کے ساتھ بلائے جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کی رسائی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام واکرام اور خوش آمدید کا نعرہ بلند کرے گی۔ جنتی نہایت ہی ہشاش بشاش اور خوش وخرم ہوکر جنت میں داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمدللہ! کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا اور ہمیں اس زمین جنت کا وارث بنادیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں تو واہ واہ! عمل صالح کرنے والوں کا ثواب کیا ہی خوب ہے اور عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے جذبۂ سرور وجوش مسرت کے ساتھ ملائکہ مقربین حمد وتسبیح الٰہی کا نعرہ لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدسی انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

وَسِيقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے انکی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائینگی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہونگے اور اسکے داروغہ ان سے کہیں گے کہ سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے کے لیے اور جنتی کہیں گے کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی بہترین بدلہ ہے نیک عمل کرنیوالوں کا اور تم

الْعٰمِلِیْنَ o وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیْنَ	فرشتوں کو دیکھوگے عرش کے آس پاس حلقہ باندھے
مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بول رہے
رَبِّهِمْ ج وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ	ہونگے اور لوگوں میں سچا فیصلہ کردیا جائیگا اور (ہرطرف)
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o[1]	سے یہی کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے
(پ۲۴، الزمر آیت ۷۵)	ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے

بہرحال دخولِ جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی عبرت خیز و نصیحت آموز ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے اور کبھی بھی ان اعمال کا مرتکب نہ ہو اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس سلسلے میں ہماری دو کتابیں جہنم کے خطرات اور بہشت کی کنجیاں پڑھ لینی ضروری ہیں۔

واللہ تعالٰی ھو الموفق وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

---

[1] ......ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب۔ (پ ۲۴، الزمر: ۷۳-۷۵)

ضروری ہدایات برائے مریدین ومتعلقین

﴿۱﴾ مذہب اہلِ سنت و جماعت پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم وثابت قدم رہیں جس پر علمائے حرمین شریف اور ہندوستان میں حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی وحضرت مولانا بحرالعلم لکھنوی وحضرت مولانا فضل حق خیرآبادی وحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم رہے ہیں۔ اہلِ سنت و جماعت کے جتنے مخالف مثلاً وہابی، نجدی، دیوبندی، رافضی، نیچری، غیر مقلد، قادیانی وغیرہم ہیں سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دشمن ومخالف جانیں۔ ان کا وعظ نہ سنیں، ان کی صحبت میں نہ بیٹھیں، ان کی کتابوں کو نہ پڑھیں کہ شیطان کو معاذ اللہ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں اپنی جان و مال یا آبرو کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز نہ جائے، دین وایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے لہذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی ہی تک ہیں۔ دین وایمان سے آخرت کی دائمی زندگی میں کام پڑنا ہے لہذا ان کی فکر سب سے لازم وضروری ہے۔

﴿۲﴾ نماز پنج گانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کی حاضری بھی لازم ہے بے نمازی اور بلا عذر جماعت چھوڑنے والے فاسق وگنہگار ہیں۔ بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نماز نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی نماز بھی قصداً چھوڑ دے بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت یا تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور بہت بڑی نادانی ہے، کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر نوکر ہو تو اپنے ملازم کو نماز سے نہیں روک سکتا اور اگر کوئی آقا ملازم کو نماز سے منع کرے تو ایسی

نوکری ہی قطعی حرام ہے، یادرکھو کہ نماز چھوڑ کر کوئی رزق کا ذریعہ برکت نہیں لاسکتا۔ رزق تو اسی کے قبضہ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور وہ نماز چھوڑنے پر سخت غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

﴿۳﴾ جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں، بالغ ہونے کے وقت سے سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں کوئی نماز نہ رہ جائے، زیادہ ہوجائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ بہت جلد ادا کریں کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں ہوتا۔ جب چند نمازیں قضا ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی، یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں سب سے پہلی ہے میں وہ پڑھ رہا ہوں اسی طرح ظہر وعصر وغیرہ ہر نماز میں نیت کریں، فقط فرض و وتر یعنی ہر دن کی ۲۰ رکعتیں قضا میں پڑھی جائیں گی۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا ضروری نہیں۔

﴿٤﴾ جتنے روزے بھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کرلیے جائیں، کیونکہ جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کرلی جائے اگلے روزے قبول نہیں ہوتے۔

﴿۵﴾ جو صاحبِ مال ہیں وہ زکوۃ بھی دیں، جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً حساب لگا کر ادا کریں، ہر سال کی زکوۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیا کریں سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے لہذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں۔ سال تمام ہونے پر حساب کریں، اگر ادا ہوچکی تو بہتر ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے تو آئندہ سال میں مُجرا کرلیں۔

﴿٦﴾ صاحبِ استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کرکے فرمایا کہ

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○[1] یعنی جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حج چھوڑ دینے والے کو فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

﴿٧﴾ کذب، فحش، چغلی، غیبت، زنا، لواطت، ظلم، خیانت، بدکاری اور تکبر وغیرہ ہر گناہ اور ہر بری خصلت سے بچیں جوان باتوں کا عامل رہے گا۔ اللہ ورسول کے وعدے سے اس کے لیے جنت ہے۔ جل جلا له وصلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه وسلم

دل باغ باغ ہوجاتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہوجاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، (آقا) مجھے ہر چیز کی معلومات عطا فرمادیجئے! ارشاد ہوا ''ہر شے پانی سے بنی ہے۔'' میں نے عرض کی اس چیز پر مطلع فرمادیجئے جسے اپنا کر میں جنت کو پاسکوں، فرمایا ''کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ اور صلۂ رحمی کرو اور رات میں (نفلی) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی سے داخل جنت ہوجاوگے۔''

(مسند امام احمد، الحدیث ۷۹۱۹، ج۳، ص ۱۷٤)

[1] ترجمۂ کنزالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (پ٤، آل عمران: ٩٧)

مآخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین الرازی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
سنن الدارمی	امام عبداللّٰہ بن عبدالرحمن الدارمی ۲۵۵ھ	باب المدینہ کراچی
مشکاۃ المصابیح	شیخ ابو عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح صحیح مسلم	ابوذکریا یحییٰ بن شرف نواوی ۶۷۶ھ	افغانستان
الھدایۃ	ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی ۵۹۳ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
احیاء علوم الدین	ابو حامدمحمد بن محمد الغزالی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری	انتشارات گنجینہ تھران
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دھلوی ۱۰۵۲ھ	ضلع خیرپور
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
اسد الغابۃ	ابو الحسن علی بن محمدالجزری ۶۳۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دھلوی ۱۰۵۲ھ	مرکز اھلسنت برکات رضا ھند
شرح الزرقانی علی المواھب	محمد بن عبدالباقی الزرقانی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الطبقات الکبری	ابو المواھب عبدالوھاب بن احمد الشعرانی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی ۱۲۳۹ھ	باب المدینہ کراچی
تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد الخطیب البغدادی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تھذیب التھذیب	احمد بن علی بن حجر العسقلانی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت
حدائق بخشش	امام احمد رضا خان بریلوی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ201 کتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب و رسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات 561)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

3......فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالِ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزَّ وجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

15......الوظیفۃ الکریمۃ (کل صفحات 46)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

21...... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93)

22...... تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77)

23......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74)

24...... اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

25......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60)

26...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)

27......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات:46)

28......التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد السادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

شعبہ تراجمِ کتب

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزواجرعن اقتراف الکبائر) (کل صفحات 853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات 743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات 412)

5......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات 300)

6...... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات 148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات 138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات 112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات 102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُ وَ قَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15......حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات 649)

16......آدابِ دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات:63)

17......عیون الحکایات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات 413)

18...... امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات:46)

19......نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونھی عن المنکر) (کل صفحات:98)

20......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات:54)

21......اچھے برے عمل (رسالۃ المذاکرۃ) (کل صفحات 120)

22......اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات 866)

23......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات 122)

عنقریب آنے والی کتب

1......راہ نجات و مہلکات جلد دوم (الحدیقۃ الندیۃ)

2......حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 1)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1......اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ(کل صفحات:325)
2......نصاب الصرف(کل صفحات:343)
3......اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299)
4......نحو میر مع حاشیہ نحو منیر(صفحات:203)
5......دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ(کل صفحات:241)
6......خاصیات ابواب(کل صفحات:141)
7......مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح(کل صفحات:241)
8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)
9......نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر(کل صفحات:280)
10......تلخیص اصول الشاشی(صفحات144)
11......عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:175)
12......تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
13......الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات:158)
14......شرح مئۃ عامل(کل صفحات:44)
15......الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ(کل صفحات:155)
16......المحادثۃ العربیۃ(کل صفحات:101)
17......صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات:55)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)
19......مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ(کل صفحات:119)
20......نصاب النحو(کل صفحات:288)
21......نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء(کل صفحات:392)
22......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات:95)
23......شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد(کل صفحات:384)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خریوتی
2...... انوار الحدیث(مع تخریج وتحقیق)
3......نصاب الادب

﴿شعبہ تخریج﴾

1......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات1360)
2......جنتی زیور (کل صفحات:679)
3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
4......بہارِ شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات274)
6......علم القرآن (کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
9......تحقیقات (کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)
15......اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
16......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
17 تا 23......فتاوٰی اہل سنت (سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
25......سیرت مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم (کل صفحات:875)
26......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات133)
27......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات206)
28......کراماتِ صحابہ علیہم الرضوان (کل صفحات346)
29...... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
30......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات218)
31......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات169)
32......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات280)
33......بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات222)

34......منتخب حدیثیں(246)

35......بہارِ شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات:201)

36......بہارِ شریعت جلد دوم(2)(کل صفحات1304)

37......بہارِ شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات243)

38......بہارِ شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات 219)

39......گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات :244)

40......آئینۂ عبرت

عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِ شریعت حصہ ۱۳، ۱۴

2......معمولات الابرار

3......جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

1......ضیائے صدقات (کل صفحات408)

2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات325)

3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

4......انفرادی کوشش (کل صفحات200)

5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات196)

6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

7......فکرِ مدینہ (کل صفحات164)

8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات152)

10......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات120)

12......غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات :106)

13...... مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

14......فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)

15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

16......کامیاب طالب علم کون؟(کل صفحات:تقریباً63)

17......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)

18......بدگمانی (کل صفحات:57)

19......کامیاب استاذ کون؟(کل صفحات:43)

20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

22 ......ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)

23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟(کل صفحات:32)

24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

25......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات150)

26......ریاکاری (کل صفحات170)

27......عشر کے احکام (کل صفحات:48)

28......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)

29......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

30......تکبر (کل صفحات:97)

31......قوم جنّات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات262

32......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات215)

33......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات100)

شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

1...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات275)

2......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات :32)

3......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات220)

4......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

5......فیضانِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101)

6......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

7...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

8......تذکرۂ امیر اہل سنت قسط (1) (کل صفحات :49)

9...... تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)

10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

عنقریب آنے والے رسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پرعمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net